رجسٹرڈ ایل

انہ آوی القریۃ

الحکم

دار الامان حضرت قادیان

چہ گویم باتو گرآئی چار تا قادیان بینی
دو وہینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳۱	مورخہ ۲۴ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۱۹ جمادی الاولی سنہ ۱۳۲۰ھ روز یکشنبہ	جلد ۶

فہرست مضامین

کلماتِ طیبات

حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمن

سورۂ فاتحہ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اسمیں سب سے پہلی صفت رَبّ العٰلَمِین بیان کی ہے جسمیں تمام مخلوقات شامل ہے اسیطرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہیے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اسمیں آجاوے * پھر دوسری صفت الرحمٰن کی بیان کی ہے جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہیے اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے ۔ غرض اس سورۂ فاتحہ میں جو اللہ تعالےٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں یہ گویا خدا تعالےٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہیے ۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اسکو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہیے ۔ اگر دوسرا شخص جو اسکا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کیجاوے اور اجنبی کیطرح اس سے پیش نہ آئیں ۔ بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تیئیں ہیں ۔ اسکو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے ۔ اور اسکا کوئی حق ہے تو اسکو پورا کرنا چاہیے ۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک اپنے اخلاق دکھلائے ہیں کہ بعض وقت ایک بیٹے کے لحاظ سے جو سچا مسلمان ہے منافق کا جنازہ پڑھ دیا ہے بلکہ اپنا مبارک کرتہ بھی دیدیا ہے اخلاق کا درست کرنا بڑا مشکل کام ہے جبتک انسان اپنا مطالعہ نہ کرتا رہے یہ اصلاح نہیں ہوتی زبان کی بد اخلاقیاں دشمنی ڈالدیتی ہیں اس لیے اپنی زبان کو ہمیشہ قابو میں رکھنا چاہیے ۔ دیکھو کوئی شخص ایسے شخص کے ساتھ دشمنی نہیں کر سکتا جسکو وہ اپنا خیر خواہ سمجھتا ہے ۔ پھر وہ شخص کیسا بیوقوف ہے

ایک شخص نے عرض کی کہ حضور میرے گاؤں سے آٹھ آدمیوں نے خط بھیجا ہے کہ اگر سچے ہو تو ہم پر عذاب نازل ہو جاوے فرمایا خدا تعالیٰ کے کام میں جلدی نہیں ہوتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے دُکھ دیے گئے اور بعض ایسے بے باک اور شریر تھے جو کہتے تھے کہ اگر تو سچا ہے تو ہم پر پتھر برسیں۔ مگر اسی وقت تو اُن پر پتھر نہ برسے خدا تعالیٰ کی سنت یہ نہیں کہ اسی وقت عذاب نازل کرے اگر کوئی خدا تعالیٰ کو گالی دے تو کیا اُسی وقت اُس پر عذاب آجاوے گا۔ عذاب اپنے وقت پر آتا ہے۔ جبکہ جرم ثابت ہو جاتا ہے۔ لیکھرام ایک آریہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت گالیاں دیا کرتا تھا آخر خدا تعالیٰ نے اسکی شرارتوں اور شوخیوں کے بدلے اسکو سزا دی اور وہی زبان چھری ہو کر اسکی ہلاکت کا باعث ہوئی جس سے وہ ٹکڑے کیا گیا۔ پس خدا تعالیٰ کی یہ سنت نہیں ہے کہ وہ اسی وقت عذاب دے۔ یہ لوگ کیسے بے وقوف اور بدقسمت ہوتے ہیں عذاب مانگتے ہیں ہدایت نہیں مانگتے

اسی شخص نے کہا کہ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ سید ہو کر اُمتی کی بیعت کرتے ہو؟ **فرمایا** خدا تعالیٰ نے محض جسم سے نہیں ہوتا ہے نہ قوم سے اُسکی نظر ہمیشہ تقویٰ پر ہے إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ یعنی اسکے نزدیک تم سے زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے تو یہ فخر فضول ہے مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں خدا تعالیٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلیٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو کہا کہ اے فاطمہ تو اس بات پر ناز نہ کر کہ تو پیغمبر زادی ہے خدا کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں وہاں جو مدارج ملتے ہیں وہ تقویٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دنیا کا عرف اور انتظام ہیں خدا تعالیٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی محبت تقویٰ سے پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے اگر کوئی سید ہو اور وہ عیسائی ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بے حرمتی کرے کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو آل رسول ہونے کی وجہ سے نجات دے گا۔ اور وہ بہشت میں داخل ہو جاوے گا

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سچا دین جو نجات کا باعث ہوتا ہے اسلام ہے اگر کوئی عیسائی ہو جاوے یا یہودی ہو یا آریہ ہو وہ خدا کے نزدیک عزت پانے کے لائق نہیں۔ خدا تعالیٰ نے ذاتوں اور قوموں کو اُڑا دیا ہے۔ یہ دنیا کے انتظام اور عرف کے لیے قبائل ہیں۔ مگر ہم نے خوب غور کر لیا ہے کہ خدا تعالیٰ کے حضور جو مدارج ملتے ہیں انکا اصل باعث تقویٰ ہی ہے جو متقی ہے وہ جنت میں جاوے گا خدا تعالیٰ نے اُس کے لیے فیصلہ کر چکا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک معزز متقی ہی ہے پھر یہ جو فرمایا ہے إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ کہ اعمال اور دعائیں متقیوں کی قبول ہوتی ہیں یہ نہیں کہا کہ مِنَ السَّيِّدِينَ پھر متقی کے لیے تو فرمایا مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ یعنی متقی کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے اسکو ایسی جگہ سے رزق دیا جاتا ہے کہ اسکو گمان بھی نہیں ہوتا۔ اب بتاؤ کہ یہ وعدہ سیدوں سے ہوا ہے یا متقیوں سے اور پھر یہ فرمایا ہے کہ متقی ہی اللہ تعالیٰ کے ولی ہوتے ہیں یہ وعدہ بھی سیدوں سے نہیں ہوا۔ ولایت سے بڑھ کر اور کیا رتبہ ہوگا۔ یہ بھی متقی ہی کو ملا ہے۔ بعض نے ولایت کو نبوت سے فضیلت دی ہے۔ اور کہا ہے کہ نبی کی ولایت اُسکی نبوت سے بڑھ کر ہے نبی کا وجود دراصل دو چیزوں سے مرکب ہوتا ہے **نبوت اور ولایت**۔ نبوۃ کے ذریعہ وہ احکام اور شرائع مخلوق کو دیتا ہے اور ولایت اُس کے تعلقات کو خدا سے قائم کرتی ہے۔

پھر فرماتا ہے ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِلْمُتَّقِينَ هُدًى لِلسَّيِّدِينَ نہیں کہا۔ غرض خدا تعالیٰ تقویٰ چاہتا ہے ہاں سید زیادہ محتاج ہیں کہ وہ اس طرف آئیں کیونکہ وہ متقی کی اولاد ہیں۔ اس لیے اُن کا فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے آئیں۔ نہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے لڑیں کہ یہ سادات کا حق تھا۔ وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

یہ ایسی بات ہے کہ جیسے یہودی کہتے ہیں کہ بنی اسماعیل کو نبوت کیوں ملی۔ وہ نہیں جانتے تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ خدا تعالیٰ سے اگر کوئی مقابلہ کرتا ہے تو وہ مردود ہے وہ ہر ایک سے پوچھ سکتا ہے اُس سے کوئی نہیں پوچھ سکتا

ایک سوال کا جواب

سوال — مسلمان مرد کو تو چار بیوی تک ایک دوسری کی زندگی میں یعنی بحالت اپنی پہلی بیوی کی عین حیات میں چاہے اس سے کوئی قصور ہی سرزد ہوا ہو۔ شریعت اسلام نے نکاح کر لینے کی اجازت دی ہے لیکن برخلاف اس کے بیچاری عورت نے کیا قصور کیا کہ وہ ایک ہی شوہر کے سوا دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی یعنی اول خاوند کی زندگی میں بغیر لینے طلاق کے دوسرے مرد سے نکاح نہیں کر سکتی اسحالت میں تو نیوگ والے حق پر ہیں کہ مرد اور عورت دونو کا حق برابر رکھا ہے ۔

جواب — اسی سوال کو دوسرے لفظوں میں یوں ادا کر سکتے ہیں کہ عورت و مرد کے حقوق مساوی ہونے چاہئے اور یہی اس اعتراض کا ماحصل ولب لباب ہے ۔

(۱) قدرت کا نظارہ ہماری آنکھوں کے سامنے موجود ہے اور اس امر کے ماننے میں کوئی شک و شبہ دامنگیر مرد حق پذیر نہیں ہو سکتا کہ عورت بچے کو پیٹ میں رکھنے۔ دردزہ اٹھانے جننے۔ پرورش کرنے وغیرہ کی تمام تکالیف اول سے آخر تک کلی برداشت کرتی ہے لیکن مرد کو کوئی تکلیف ان تکالیف میں سے نہیں دیکھنی درانحالیکہ مرد علی العموم اولاد سے نسبت عورت کے زیادہ منفعت حاصل کرتا ہے ۔

(۲) یہ بھی کوئی مخفی امر نہیں کہ دونوں بلحاظ قوائے جسمانی ایک دوسرے کی برابری نہیں کر سکتے اور دونوں کے درمیان فرق بین حائل ہے ایک فطرتاً کمزور۔ نازک اندام۔ سخت و درشت کاربائے دنیوی سے خائف و ترسان ہے فریق ثانی ان صفتوں میں سے کسیکا بھی موصوف نہیں بلکہ طاقتور۔ قوی ہیکل۔ تمام رنجہائے زمانہ کے مقابلے میں بہادری کا اک زندہ نشان ہے پس جب قدرت نے عورت پر اس قدر بار ڈال رکھا ہے تو وہ شریعت جو قدرت کی مطابقت میں سرمو کا فرق بھی نہیں رکھتی اگر اسکا بوجھ زیادہ کر دے تو اعتراض کرنیکا کونسا محل وموقع ہے ۔

(۳) مرد ایک ہی مہینے میں اپنا نطفہ کئی عورتوں کو دے سکتا اور ان عورتوں سے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔ چنانچہ چند عورتیں ایک ہی مرد سے حاملہ ہو کر بچے جن سکتیں ہیں لیکن یہ ناممکن الوقوع امر ہے کہ ایک عورت چند مردوں کا نطفہ رکھ سکے۔ تجربہ زبان حال سے اس کی تردید پر کمربستہ ہے ہاں صرف ایک ہی مرد کا نطفہ ایک وقت میں ٹھہر سکتا اور اسی ایک نطفے سے بچہ پیدا ہو سکتا ہے

(۴) آریہ مذہب جھوٹ کی تعلیم دیتا ہے غور کرو کہ اس کھلم کھلا بیحیائی کا نتیجہ یا بموجب آپکے نیوگ کا بچہ دراصل اُس بناوٹی باپ کے نطفہ سے نہیں ہوتا جو اولاد کا تو بہت شائق ہے لیکن طاقت خداداد اپنے اندر نہیں رکھتا بلکہ بیرج داتا کا ہوتا ہے۔ **دیکھو قدرت نے تو نیوگ کرنے والے کے بیج میں یہ بات رکھی ہے کہ وہ پھلدار ہو لیکن آریہ مذہب پرمیشر کو کہتا ہے کہ ہے پرماتما ایشر دھرمی دے راجہ تو چاہے میرے سیوکاں نوں اپھل ہی بنا۔ پر اساں اُنہاں نوں پھلدار کرانگے اور منڈے کر پاں دلاوانگے** پس کیا جھوٹ نہیں کہ نطفہ کسیکا ہو اور بیٹا اسکا کہلائے جسکا وہ نطفہ درحقیقت نہیں ۔

(۵) علاوہ بریں مرد ایکطرح عورت پر افسر ہے کیونکہ قسم قسم کی حکومتوں کے علاوہ بچے کا خرچ رکھکر اُس عورت سے ایک قسم کا مالیہ لیتا ہے اور یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ رعایا جس قدر کثیر ہو افسر کی عزت کا باعث ہوگی۔ لیکن جس رعایا کے افسر بہت ہوں اسکی عزت خاک بھی نہیں فرض کرو ایک نوکر ہے اور بیس حکمران ہوں تو نوکر کو کیا آرام ملیگا مگر ایک حکمران کے پاس اگر بیس نوکر ہوں تو کثرت خدام کے لحاظ سے اس کے عز و وقار۔ جاہ و امارت میں نمایاں ترقی ظہور پذیر ہوگی۔ نیز ایک نوکر کے ہاتھ بٹانے والے جب اور نوکر ہوں تو اس کی راحت کا موجب ہیں۔ بشرطیکہ آقا انصاف سے کام لے اور عدل کا پہلو ترک نکرے۔ یہی مثال بعینہ کثرت ازدواج پر صادق آتی ہے اب ہمیں معلوم ہو گیا کہ مرد عورت پر فائق اور بلحاظ حقوق اس سے بالاتر ہے پس جو چیز کسی چیز پر فوقیت رکھتی ہو وہ اس کی مساوی نہیں ہو سکتی اور مساوات کے لازم آنے سے فوقیت فوت ہو جاویگی اس سے ثابت ہوا کہ مرد عورت کے حقوق میں کمی وبیشی ہے اور کثرت ازدواج عین قانون قدرت کے مطابق ہے

عبدالحق از قادیان

قصیدہ تہنیت جلوس و تاجپوشی حضرت قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم شاہ انگلستان خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

از ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی عربک ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

(۱) بشری لکم یا معشر الخلان — الیوم یوم العید والشکران

(۲) یوم السرور لکل من هو طائع — للملیک ذی الجاه والاعوان

(۳) یوم الجلوس و یوم حریة لنا — وتنعم النسوان والصبیان

(۴) حیوا الینا معشر الاخوان — نسمعکم من مدحة السلطان

(۵) سلطاننا ایڈورڈ یلبس تاجه — قد یلمع سیماه من لمعان

(۶) اسر القلوب بعدله و برحمه — ذو التاج والافواج والرضوان

(۷) خربت مظالم کلها فی عصره — شاد المراحم بعده العمران

(۸) فاق الملوک برتبة و بحکمة — آثارها ظهرت علی البلدان

(۹) طاب القلوب بحسنه وجماله — عز الکرام لدیه من احسان

(۱۰) قطع العناد من العنود بسیفه — وبصوله هو قاطع الطغیان

(۱۱) طوبی لکم طوبی لکم فی طوعه — القاه رب الملک فوق زمان

(۱۲) هو قیصر لهند الذی وجبت له — سبل المحامد من جمیع لسان

[illegible] جنگی بہادر و نکا سپہسالار (۴) اسکی عنایت بڑھی اور اسکے فیض عام نے اپنی مراد کو پہنچا اور بڑا عالی شان ہے (۵) سخاوت سے اسکے ہاتھ بہے ہوگئے۔ خدا اس کی عمر [illegible] لمبا کرے (۶) ہم اس کی طرف دوڑتے ہیں تاکہ اس کے فیض سے فیضیاب ہوں۔ وہ ایک دریا ہے جسکی تری نے پیاسوں کو سیراب کر دیا ہے [illegible] دل محبت سے اس کی طرف جاری ہیں تاکہ احسان کا بدلہ احسان ہو (۸) میں نے یہ نظم اسکے تاج پوشی اور تخت اور عالیشان کی مبارکبادی کے لئے کہی ہے (۹) میرا [illegible] اور میں حضرت احمد امام قادیانی کے بابرکت مرید دن بیٹھے ہوں اور قیصر ہند کے لئے حضرت سنان کی بارگاہ عالی میں ۔

پیسہ اخبار
اور
سیف چشتیائی

تعصب اور عداوت بیجا کا برا ہو جو حق پوشی کا مذموم پھل لاتی ہے۔ پیسہ اخبار لاہور نے ایک کالم مشاغل علمی اور ریویو کا بھی کھول رکھا ہے جس سے پیسہ اخبار کی اپنی علمی لیاقت کا پورا پتہ لگتا ہے۔ کیونکہ دو چار تعریفی سطروں کے لکھدینے کا نام ریویو نہین ہے جو پیسہ اخبار نے سمجھ رکھا ہے بہر حال اس وقت ہم ریویو کی فلاسفی پر بحث کرنا نہین چاہتے بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہین کہ پیسہ اخبار کے اس کالم مین بعض ریویو ایسے لکھے جاتے ہین جو یہی نہین کہ نفس مضمون سے الگ ہوتے ہین بلکہ جوش مخالفت مین واقعات سے بھی دور چلے جانا پڑتا ہے چنانچہ سیف چشتیائی پر جو ریویو ایڈیٹر پیسہ اخبار نے کیا ہے اس کو ہم پیسہ اخبار کی علمی لیاقت کا اور واقعات سے ناواقفی دکھلانے کے لئے ذیل مین پیش کرتے ہین*

"سیف چشتیائی۔ یعنی حجۃ اللہ علی الشمس البازغہ واصلاح الفصیح لاعجاز المسیح مین تصنیف زبدۃ المحققین رئیس العارفین مولانا پیر مہر علی شاہ صاحب ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی سے مرزا صاحب قادیانی نے لاہور مین حسب وعدہ مباحثہ کرنے سے پہلو تہی کیا تھا تو پیر صاحب نے رسالہ شمس الہدایۃ چھپایا تھا ماہ" اردو کی ان دو چار سطرون مین جہان گرد ایڈیٹر پیسہ اخبار نے جو ٹھوکرین کھائی ہین وہ اس قابل ہین کہ ناظرین پیسہ اخبار کے مشاغل علمی کالم کی داد دین خصوصاً من تصنیف والے جملے کی خبر کو سے سے شروع ہونیوالے جملے مین مدغم کرکے ایڈیٹر صاحب نے جو نئی تراش دکھائی ہے وہ شاید اردو اخبار نویسی کے لئے قابل فخر ہوگی۔ اسی سے قیاس ہو سکتا ہے کہ سیف چشتیائی پر ریویو کرنیوالا ریویو نویس کس پایہ اور دماغ کا انسان ہے ہم اس کو سلپ آف پین (لغزش قلم) ہی تصور کر لیتے لیکن اس سے آگے چلکر ایڈیٹر صاحب نے جو اپنی وسیع واقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ اسی نے اس کو سلپ آف پین نہین رہنے دیا بلکہ تحریر کی کمزوری اور ایڈیٹر صاحب کی لیاقت ہی کا نتیجہ اسے قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپنے اپنے معلومات کی وسعت کے اظہار کے لئے لکھا ہے کہ جب لاہور مین حسب وعدہ مباحثہ کرنے سے پہلو تہی کی (بقول پیسہ اخبار کیا۔ اس لئے کہ آپ ولایت ہو گئے ہین۔ آئندہ پیسہ اخبار مین یورپین اردو بولی جایا کریگی) تو پیر صاحب نے رسالہ شمس الہدایۃ چھپایا تھا۔ کیا خوب! معلوم ہوتا ہے ایڈیٹر صاحب نے شمس الہدایۃ بھی نہین پڑھا۔ یا پیر صاحب کی مدح و ثنا مین واقعات بھول گئے۔ یہ وہی بات ہے جیسے کسی امریکن سیاح نے ہندوستان کے مسلمانون اور سکھون کے متعلق رائے دیتے ہوئے لکھا تھا کہ ہندوستان مین مسلمانون کی ایک قوم ہے جو چوٹی رکھا کرتی ہے اور ایک اور قوم سکھ آباد ہے جو داڑھی منڈواتی ہے یا اس تاریخ دان اہل کمال کی طرح جس نے سکندر اعظم کو پانڈو سے جا لڑایا تھا۔ اس سے بہتر تھا کہ ایڈیٹر صاحب شمس الہدایۃ کا ذکر ہی نہ کرتے تا یہ ندامت اٹھانی نہ پڑتی۔ حضرت ایڈیٹر پیسہ اخبار صاحب سیاح یورپ! شمس الہدایۃ سائین مہر شاہ صاحب گولڑی کا رسالہ انکے لاہور آنے سے بہت پہلے شایع ہو چکا تھا اور یہی رسالہ موجب ہوا تھا کہ انکو تفسیر نویسی کی دعوت کی گئی تھی۔ یہ پیسہ اخبار نے اس مختصر سے ریویو مین اردو نویسی کی غلطیون کے علاوہ دو مذموم غلطیان کی ہین جو واقعات کے خلاف ہین*

اول یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ حضرت اقدس حسب وعدہ اس مباحثہ مین نہین گئے" پیسہ اخبار کی یہ غلطی ایکقسم کا افترا ہے حضرت اقدس نے مباحثہ کے لئے نہ سائین جی کو بلایا اور نہ پہلو تہی کی بلکہ حضرۃ حجری اللہ نے انکو قرآن شریف کی اعجازی تفسیر نویسی کی دعوۃ کی تھی جس کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات کا ثبوت مقصود تھا۔ مباحثہ کی حجت گولڑی صاحب نے خود تفسیر نویسی سے پہلو تہی کرنیکو لئے نکالی تھی حضرۃ اقدس نے نہ مباحثہ کی دعوۃ کی اور نہ اسمین آپنے پہلو تہی کی اگر پیسہ اخبار سچا ہے تو وہ تحریر پیش کرے جس مین حضرت اقدس نے مباحثہ کے لئے اس کو بلایا تھا۔ اور ہم دعوے سے کہتے ہین کہ وہ ہرگز پیش نکر سکیگا۔ پھر ہم پیسہ اخبار کے جہان گرد ایڈیٹر صاحب سے پوچھتے ہین کہ ایسی غلطی جو واقعات کی ناواقفی کو ظاہر کرتی ہے کیا شرمناک غلطی نہین جو غلطی کی حد سے نکل کر جھوٹ تک جا پہونچی ہے!

دوسری قابل شرم غلطی وہ ہے جو یہ لکھا ہے کہ شمس الہدایۃ جو اس مباحثہ کے بعد لکھا گیا۔ لاہور مین رہکر جہان کے واقعات مین لاہور ہی کے واقعات سے ناواقفی کس قدر افسوسناک ہے۔ ہم امید نہین کرتے کہ پیسہ اخبار اپنی ان غلطیون کا اسی طرح پبلک مین اعتراف کرے۔ جیسے غلط انفرمیشن اس نے پبلک کو دیا ہے*

اس پر قیاس ہو سکتا ہے کہ یہ ریویو جو سیف چشتیائی پر پیسہ اخبار نے لکھا ہے وہ کیا وقعت رکھتا ہے۔ ہم پیسہ اخبار کی ریویو نویسی کی اہمیت کا اعتراف کر دیتے اگر وہ اس کتاب پر ریویو لکھتے ہوئے کم از کم اتنا ہی لکھدیتا کہ سائین مہر شاہ صاحب نے یہ بیشک غلطی کھائی اور کمزوری ظاہر کی کہ اعجاز المسیح پر (جو بیس روز تحدی کے ساتھ فصیح بلیغ عربی مین ہے) اگر کچھ لکھا جاتا تو وہ بھی کم از کم عربی مین ہونا چاہئے تھا۔ یہ ایک ایسا امر ہے جو ایک ریویو نویس کی نظر سے کبھی رہ نہیں سکتا مگر یہان تو دامن از کجا آرم والا معاملہ ہے ریویو نویس کے سر اور دماغ نے ریویو نویسی کی حیثیت سے یہ لکھا ہی نہیں۔ ورنہ غلط بیانی اور خلاف واقعہ امور کو یون پیش کرکے اس کی وقعت کو کم نہ کیا جاتا آخر مین ہم سائین مہر شاہ صاحب اور ان کے دوستون کو ہشیار کرتے ہین کہ وہ آئندہ ایسے نادان دوست کی تعریفون پہ خوش نہ ہون اگر خدا تعالیٰ نے توفیق دی تو سیف چشتیائی پر ریویو لکھکر

مراسلات

الحکم مین مراسلات کا صیغہ بہت ہی محدود اور تنگ ہے لیکن بعض احباب جو کچھ چاہتے ہین لکھکر الحکم مین درج ہونے کو بھیجدیتے ہین۔ جنپر عموماً بہت ہی کم توجہ کی جاتی ہو اور پھر اُن کی طرف سے شکایتین شروع ہوجاتی ہین۔ وہ بزرگ اگر خود ایڈیٹر کے منصب پر ہون اور ان کے پاس اس قسم کی مراسلات پہونچین تو شاید ان کو بھی ان کے اندراج مین وہی عذر ہو جو الحکم کے ایڈیٹر کو ہے مین بہت سے موصول شدہ مراسلات مین سے اس مرتبہ صرف تین مضمون ذیل مین بدون کسی قسم کی رائے کے اظہار کے درج کرتا ہون جن احباب کے مضامین درج نہ ہوسکین وہ مجھے معذور سمجھین ✦ ایڈیٹر

مکرم معظم جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ گذارش یہ ہے کہ میرے ان چند شعرون کو اخبار الحکم کے کسی کالم مین جگہ دین مشکور ہونگا

شعر

دیکھا یہ کیسا پھولا پھلا باغ احمدی
کہتے تھے تم تو سب کہ ہو دوکان احمدی
دارالامان مین دیکھو عجب سیکڑو ہان
پھرتے ہین ہر طرف کو محبان احمدی
بیعت سے آؤ جلد شرف ہو دوستو
آئیگی پھر نظر تمہین اک شان احمدی
طاعون کا شکار ہین اغیار رات دن
پر امن مین جو ہین تو محبان احمدی
احمد پہ تم نے کفر کے فتوے لگادیئے
توبہ کہان یہ کفر کہان شان احمدی
ملانے گرچہ مرمٹے پر کچھ نہو سکا
روشن ہے سب جہان مین اب شان احمدی
آؤ ہمارے سامنے گر دل مین ہو گھمنڈ
میدان مین کھڑے ہین غلامان احمدی
بادِ خزان نے تم کو ہی برباد کردیا
بھولا پھلا جہان مین بوستان احمدی
احمد کا جلوہ دیکھو گے دنیا مین تم کمال
تم مردے اس طرف ہوا ادھر شان احمدی
گیا گولڑی وغیرہ کے پیچھے لگے ہو تم
آجاؤ تم بہ ذیل غلامانِ احمدی
فتوے تمہارے خاک مین سب دیکھیو ملگئے
خود عرش سے خدا ہے ثنا خوان احمدی
سردار پر مخالفون کے کھینچے جاتے ہین
سردار ہین جہان مین غلامانِ احمدی

از منصوری مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۰۲ء

ضروری یاددہانی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار دیا تھا جسکا خلاصہ مطلب ہے کہ جملہ برادران سلسلہ احمدیہ لنگر خانہ کے انتظام کیلئے کچھ ماہواری چندہ ارسال کیا کرین اور جو صاحبان مالی مدد نہین کر سکتے وہ کسی جسمانی امداد سے اس سلسلہ کے خادم بنین اور جو نہ مالی طور سے اور نہ جسمانی طور سے اس سلسلہ کی مدد نہین کرسکتا وہ اپنے تئین اس پاک جماعت (احمدی) اور پاک سلسلہ سے نہ تصور کرے۔ ایسا شخص منافق ہے اور لکھا گیا تھا کہ مین (حضرت اقدس) یہ جو اشتہار شائع کرتا ہون کوئی معمولی تحریر نہین بلکہ ان لوگون کیلئے جو مرید کہلاتے ہین یہ آخری فیصلہ کرتا ہون مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر مین مرید ہین جو اعانت اور نصرت مین مشغول ہین مگر بعضے خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہین پس ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیئے کہ اب اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کردے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ ایک دھیلہ۔ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہین کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ مدد دیسکتا ہے وہ منافق ہے اب اس کے بعد (۵ جون ۱۹۰۲ء) وہ سلسلہ مین رہ نہین سکیگا۔ تین ماہ تک ہر بیعت کرنے والے کا انتظار کیا جاویگا اگر تین ماہ تک کسیکا جواب نہ آیا۔ یعنی ۵ جون ۱۹۰۲ء تک تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جاویگا ✦

جملہ برادران قوم احمدی کی خدمت مین التماس ہے کہ ہم مین سے ہر ایک کو چاہیئے کہ جو بھائی چندہ نہین دیتے ان کو اشتہار مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کے مضمون سے خبردین حضرت اقدس نے اشتہار مذکور کو ایک معمولی تحریر نہین کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے احباب کو اس اشتہار کے مضمون کے سمجھنے مین غلط فہمی ہوئی حقیقت یہ ہے جیسا کہ حضور علیہ السلام کے مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ چندہ کی کوئی تعیین نہین کی بلکہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا کو مدنظر رکھکر۔۔۔ غربا کو پیسہ پیسہ یا دھیلا ماہواری چندہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے اور باقیون کو حسب مقدرت چھوڑا ہے اور بہتون کے لئے جسمانی خدمت مکتفی سمجھی گئی الغرض ہر صاحب کو چاہیے کہ اس اشتہار کو بنظر غور پڑھے اور غافلون سے اس کی تعمیل کرائی جاوے ایسا نہو کہ ایسے غافل (بقول حضرت اقدس منافق) الامراض تشاع والنفوس تضاع۔ انی اری الملائکۃ الشداد کے نشانہ بنین یعنی امراض شدیدہ اور دیگر مصائب و طاعون سے اُن پر یا ان کے رشتہ دارون پر ابتلا پیش آوے۔ ان لوگون پر بہت افسوس ہے

جنہوں نے دنیا کے اس قدر تعلقات توڑے اور کافر اور بیدین کہلائے اور طرح طرح کی ایذائیں بد اندیشوں سے اٹھائیں پھر وہ اس سلسلہ سے ہمدردی کرنے سے لاپروا اور متکبر پائے جاتے ہیں چندہ دینا کوئی نئی بات نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی چندہ لیا کرتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکر نے چالیس ہزار روپیہ چندہ دیا تھا وآخرین منہم لما یلحقوا کے مصداق تو تب ہی بنیگے جب ان کے سے اعمال ہونگے اب ہر ایک صاحب کو مناسب ہے کہ اپنے آشناؤں اور تمام رشتہ داروں کو بذریعہ خطوط یا اشتہار اشتہار مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کی تعمیل کے لئے طیار کرے یہ جو حضرت اقدس نے ارقام فرمایا ہے کہ جو کوئی کسیطرح سے اس سلسلہ کی مدد نہیں کرتا وہ منافق اور ہمارے سلسلہ سے خارج ہے یہ حق ہے کیونکہ جو کوئی خدا کے لئے ایک روپے میں سے ایک پیسہ یا ایک آنہ بھی ادا نہیں کر سکتا اس نے اس آسمانی نور کی کیا قدر کی ✦

ماسٹر عبد الرحمن از قادیان

میرے مکرم مخدوم شیخ صاحب السلام علیکم اگر گنجائش ہو تو سطور ذیل کو اپنے معزز اخبار کے کسی کالم میں جگہ دیکر ممنون فرمادیں ✦

ترکیب بند صادق +

یہ رسالہ میرے مخدوم میر صادق حسین صاحب احمدی مختار عدالت اٹاوہ کی طبع وقاد کا نتیجہ ہے اور صبح صادق پریس اٹاوہ میں معمولی سفید کاغذ پر کتابی تقطیع پر شائع ہوا ہے علاوہ ٹائٹیل پیج کے ۴۶ صفحوں پر ختم ہوتا ہے ۳۲ صفحہ تک ۱۴۰ ترکیب بند معہ حل معانی و فٹ نوٹ ہیں اور چار صفحوں پر دو قصیدے۔ ایک قصیدہ تہنیت جشن ڈائمنڈ جوبلی اور ایک قصیدہ تعزیت حضور علیا کوئن وکٹوریہ درج کرکے ہر ایک قسم کے مضامین لکھنے کی قدرت و طاقت دکھلانیکے علاوہ حضرت مسیح موعود جناب میرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان علیہ الصلوۃ والسلام کی گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت اپنی جماعت کو وفادارانہ اور اخلاص مندانہ تعلیم کا نمونہ دیا ہے باقی ۴۳ سے ۴۶ صفحوں تک ہندوستان کے مشہور سخن طراز سید امجد علی صاحب اور جناب مولوی محمد وصی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی کے تفریظ اور ریویو ہے

حضرت صادق سے ناظرین کو کسی جدید انٹروڈیوس کی ضرورت نہیں وہ اپنی موزون طبع کے نتائج کے سبب خود مشہور و ہر دلعزیز ہیں. گلدستہ صبح صادق کی دلچسپ اور بے بہا نظمیں دیکھکر کون ان کی لیاقت کا معترف نہیں ہوا جو لوگ علم عروض کی مشکلات سے آگاہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ بالخصوص ایسی نظمیں لکھنا جنکا ایک ایک مصرعہ تاریخی واقعات پر مشتمل ہو کس قدر مشکل ہے تاریخی واقعات اور علمی اصطلاحات کا ایک ہی شعر میں بنا ہیں اور با این ہمہ شعر کو ساقط الوزن نہونے دیں فی الواقع قادر الکلامی کی دلیل ہے۔

فٹ نوٹ ایسے مفید ہیں کہ ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ ایک بہاری لائبریری کا عطر اور نہایت ہی مشہور و مستند مصنفوں کی تحقیقات کا لب لباب ہیں کچھ مبالغہ نہیں کاش جو انگریزی الفاظ ترکیب بندوں میں استعمال کئے گئے تھے انکو حاشیہ پر کسی اور مناسب جگہ انگریزی میں ہی لکھدیا ہوتا تاکہ اردو خوان اصحاب تلفظ بگاڑنے کی کم کوشش کرتے۔ ترکیب بند گذشتہ مسلمانوں کے کارناموں کا مرقع اور موجودہ مسلمانوں کی غفلت اور بے ہنری کی تصویر ہے جس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ مردے از غیب برون آید و کارے بکند۔ رسالہ مذکور مصنف سے درخواست کرنے پر ۴ قیمت پر ملسکتا ہے اہل مذاق ناظرین ضرور ملاحظہ فرماویں اور حظ اٹھاویں. مصنف کا پتہ یہ ہے امیر صادق حسین صاحب صادق ایڈیٹر اٹاوہ پنچ اٹاوہ ✦

میں ہوں آپکا مخلص خادم عبد الحکیم احمدی ہوشیارپوری مقیم قادیان

ایک خطبہ کا خلاصہ

ان الذین ہم من خشیۃ ربہم مشفقون
والذین ہم بآیات ربہم یومنون

خدا پرستی کی ساری باتوں کی جڑ اور ساری نیکیوں کا اصل خدا تعالیٰ کا خوف ہے اس لئے حضرت سلیمان اپنی کتاب میں فرماتے ہیں **خدا کا خوف حکمت کا آغاز** ہے یاد رکھو جسقدر نیکیاں انسان کرتا ہے اگر اس کی تہ میں خدا کا خوف نہیں وہ بے فائدہ ہیں انکا کوئی پھل اور نتیجہ نہیں خدا تعالیٰ کے نزدیک سچا مومن اور حقیقی خدا پرست یا خدا شناس وہی ہے جو اپنے محسن مولا سے ڈرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے ڈرنا اس قسم کا نہیں ہوسکتا جیسے انسان کسی مضر اور خوفناک چیز سے ڈرتا ہے۔ خدا تعالیٰ تو جامع صفات کاملہ ہے اور قرآن کریم کا آغاز الحمد للہ سے صاف بتاتا ہے کہ وہ ایسی ستودہ صفات ذات ہے کہ اس کے حسن اور احسان کو دیکھکر حمد ہی کرنی پڑتی ہے یہ خوف اپنی نوعیت ایک اور قسم کی رکھتا ہے جو دنیا کے عرفی خوف سے بالکل الگ اور یاد رہے یہ بات کسطرح ثابت ہو کہ ایک شخص واقعی خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے؟ اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کا نام لینے سے اسے وحشت ہوتی ہے بلکہ اسکا پتہ اس بات سے لگتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے احکام کو کہاں تک مانتا اور عمل کرتا ہے اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے احکام کی اتباع نہیں کرتا تو اس سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ خدا سے نہیں ڈرتا جب انسان پر غفلت اور بے پروائی آجاتی ہے تو اس کی حالت ان بھیڑ بکری اور حیوانات کی طرح ہو جاتی ہے جو اپنی رسن سے آزاد ہوکر باڑہ کو توڑ کر دوسرے کے کھیتوں میں جا کر منہ مارنے لگتی ہیں

+ ایڈیٹر الحکم بھی ریویو کو کافی سمجھتا ہے۔

اور ان کو نہیں معلوم ہوتا کہ ان کھیتوں کا کھانا ہم پر حرام ہے یا نہیں اسیطرح پر یہ غفلت اور بے پروائی کے نیچے دبا ہوا بدقسمت انسان حدود الٰہی کو توڑ کر آگے نکل جاتا ہے پھر وہ ہر قسم کی بدکاری اور فسق و فجور کرتا ہے اور نہیں ڈرتا کہ خدا کا غضب بھڑکیگا چوری کرتا ہے اور اسے خدا کا کچھ بھی خوف نہیں ہوتا۔ غرض ٹھیک ان بھیڑ بکریوں کی طرح وہ خدا کی روکی ہوئی چیزوں پر نجاست کی طرح منہ مارتا ہے۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی کتاب خدا کے مامور اور رسل اس کو کچھ فائدہ پہنچا نہیں سکتے خواہ کیسے ہی طریقوں سے اس کو سمجھاؤ وہ سمجھ سکتا ہی نہیں وہ کان رکھتا ہے پر دانائی اور حکمت کی باتونکو جو خدا کے برگزیدہ رسول کے پاک لبوں سے نکلتی ہیں سن نہیں سکتا ہے۔ وہ دل رکھتا پر ان کو سمجھ نہیں سکتا ہے آہ! اس وقت یہ بدقسمت انسان اپنے آپکو شاید بڑا ہی خوش قسمت سمجھتا ہو۔ کہ وہ آزادی سے زندگی بسر کرتا ہے مگر اسے معلوم نہیں کہ خدا کا غضب میرے پیچھے آتا ہے ایسی حالت میں جبکہ وہ تمام حدود کو توڑ کر آزاد ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی پروا نہیں کرتا اللہ تعالیٰ جو بڑا ہی غیور خدا ہے اپنے حدود اور احکام کی بے حرمتی کرنے والے کو سزا دیتا ہے اور اسے تباہ کر دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے حدود کیا ہیں؟ وہ احکام جو اس نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں۔ دیکھو ایک غریب سے غریب زمیندار بھی کبھی پسند نہیں کرتا کہ کوئی اس کے بند کو توڑ دے اور اگر کوئی اس کو توڑتا ہے تو فی الفور آمادہ پرخاش ہوجاتا ہے۔ پھر خدا تعالیٰ کیا ایک زمیندار جتنی بھی غیرت اور حمیت نہیں رکھتا کہ اس کے احکام کی بے حرمتی کی جاوے اور ان کو پاؤں کے نیچے روندا جاوے اور وہ کچھ نہ کہے ہاں یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے رحم اور ستاری سے بھی کام لیتا ہے لیکن آخر وہ شدید البطش بھی ہے اور وہ گوارا نہیں کر سکتا کہ اسکے احکام کی ہتک کی جاوے

انسان میں ایک بجنت اور غصہ کا ہونا اس پر حجت ہو کر احکام الٰہیہ کے توڑنے پر اللہ تعالیٰ کا غضب ضرور بھڑکتا ہے یہ اسکا رحم ہے کہ وہ مامور اور مرسل بھیجتا ہے جو آکر خدا کے غضب سے دنیا کو اطلاع دیتے ہیں اور ڈراتے ہیں مگر جب کوئی وعظ اور نصیحت ان سیاہ دل لوگونکو اثر نہیں کرتی تو پھر خدا تعالیٰ اپنے ہاتھ کی چمکار دکھاتا ہے۔ ان چمکاروں میں سے ایک چمکار یہ طاعون بھی ہے جو ملک میں پھیلی ہوئی ہے تم میں سے کسینے اس سے پہلے اس قسم کی آفت اور بلا نہیں دیکھی ہوگی یہ خدا تعالیٰ کے غضب کا قہری نشان ہے کہ جس سے لوگ اسطرح پر جیسے ایک کڑاہی میں دانے بھونے جاتے ہیں۔ تباہ ہو رہے ہیں بعض ہنود میں ایک ایک لاکھ کے قریب طاعون کا شکار ہونیوالوں کی نوبت پہونچی ہے جسطرح درختوں میں ایک بیماری پڑتی ہے اور وہ مرنے لگتے ہیں اسی طرح لوگ مر رہے ہیں اسوقت خدا کے غضب کی آگ بھڑک اٹھی ہے اگر اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اور کونسا وقت ہے یہ معمولی مرض نہیں جس سے بہت جلد آرام ہوجانیکی توقع اور امید ہو یہاں تو ڈاکٹر اور طبیب بھی عاجز آگئے بلکہ خود سلطنت انگلشیہ بھی حیران ہو رہی ہے۔ تم لوگ شاید اس بات کو نہیں سمجھ سکتے کیونکہ امن میں ہو مگر ان شہروں کے حالات سنو جہاں یہ قیامت برپا ہے +

ایسی حالتمین خدا تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے

ان الذین ہم من خشیتہ ربہم مشفقون۔ جو مومن خدا تعالیٰ کے خوف سے ڈرتے ہیں وہ فلاح پاجاینگے طاعون خدا کا فرشتہ ہے اسکو برا نہیں کہنا چاہئے کیونکہ یہ خدا کا مامور ہے اور یہ اس لئے مقرر ہوا ہے تا انکو تباہ کرے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے حدود کو توڑا ہے اور اس کے رسل کی نافرمانی کی ہے اس سے بچنے کی ایک ہی راہ ہے اور وہ **خوف الٰہی ہے**۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں کیونکر سمجھاؤں کہ ہر ایک شخص کے دل میں خدا کا خوف پیدا ہوجائے یہ توفیق اللہ کے پاس ہے جسکو چاہے اپنا فضل

دیدے +

جیسے اللہ تعالےٰ نے ہر مرض کا تخم اور علاج رکھدیا ہے اسیطرح پر اسکا بھی علاج رکھا ہے اور وہ علاج خوف الٰہی ہے اس امر کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ نماز کو قائم کرو۔ اور اسے سنوار سنوار کر پڑھو۔ جیسے کوئی اپنی روٹی کو مزے لیکر کھاتا ہے اسی طرح جو نماز کو سنوار سنوار کر پڑھیگا میں سچ کہتا ہوں کہ یہ اسے ایسا لذیذ کھانا معلوم ہوگا کہ اس سے بڑھکر کوئی مزیدار چیز اسے معلوم نہ ہوگی ساری نماز کے معنے سیکھو پھر سوچ کر پڑھو۔ اکثر لوگ جو نماز میں سستی کرتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ انکو مزا نہیں آیا ہوا ہوتا +

دوسری بڑی بات یہ ہے کہ ہر ایک ہماری جماعت میں سے جو سنتے ہیں وہ سنیں اور جو نہیں سنتے انکو سنا دو کہ پچھلی راتکو تہجد کے لئے اٹھو اور اپنے گناہوں کی معافی چاہو۔ خدا تعالیٰ کو اس وقت کی دعائیں بڑی پیاری لگتی ہیں یقیناً یاد رکھو کہ اس وقت جو دعا کریگا وہ رد نہ ہوگی حضرت امام علیہ السلام جو اپنی امت پر اسیطرح کانپتے ہیں۔ جیسے ماں بچے کے لئے تڑپتی ہے۔ رات دن یہی حکم دیتے ہیں۔ غرض اب وقت ہے۔ بلا سے پہلے بلا سے محفوظ رہنے کی فکر کریں۔ اپنی جانوں اور اپنے بچوں پر رحم کرو۔ یہ وقت ہے سچی توبہ کا۔ خدا ہماری جماعت پر خاص فضل کرے اور وہ نمونہ ہو کر خدا کے فضل سے بچ جاویں آمین +

عسل مصفیٰ - مولفہ جناب میرزا خدا بخش صاحب حضرة اقدس مسیح موعود علیہ الصلوة والسلام کے دعاوی کی تصدیق میں اور معترضوں کے اعتراضوں کے دندان شکن عقلی و نقلی جوابات کی جامع اور مبسوط ۸۴۴ صفحہ کی کتاب قادیان میں قاضی ضیاءالدین صاحب اور مالیر کوٹلہ میں مولوی محمد زمان سے ۔۲ قیمت علاوہ محصولڈاک ملتی ہے +
۱۲/۱

بیعت کا کالم

میاں جمال الدین صاحب ہمبڑان ضلع لودیانہ تحصیل جگراؤن
میاں کمال الدین صاحب " " "
اہلیہ میاں غلام محمد صاحب " " "
دختر میاں غلام محمد صاحب " "
میاں کریم بخش پٹواری سیالکوٹ
میاں حسن محمد صاحب "
میاں محمد غیاث صاحب محرر تھانہ گجرات
میاں خدابخش صاحب جہلم
محمد جمیل صاحب کنسٹبل
میاں شبیر خانصاحب علاقہ گلگت گوئی
محمد انبیاء صاحب پٹیالہ " "
حاجرہ خانم صاحبہ و صغریٰ خانم صاحبہ پٹیالہ
میاں محمد یحییٰ صاحب پٹیالہ۔
میاں سراج الدین صاحب۔ سعد اللہ پور گجرات
میاں شیخ زبیر صاحب ملہور۔ ضلع کانپور
میاں کریم بخش صاحب شریال علاقہ پٹیالہ
میاں فتح محمد خانصاحب۔ چک براہ کشمیر اسلام آباد
میاں نظیر حسین صاحب لاہور
میاں احمد علی صاحب چینہ سندھوان ضلع گجرات
بابو سید جلال الدین صاحب۔ ہسپتال اسسٹنٹ شمالی
لیڈ ملک افریقہ
میاں کریم بخش طالب علم جماعت سوم مدرسہ حسینوئی
ضلع انبالہ و قادر نواز طالب علم جماعت سوم د
غلام حسین طالبعلم جماعت سوم " " "
علی حسن و سکندر خان " " " "
میاں محمد بیگ صاحب چک بیگی کا جڑانوالہ
میاں صدر الدین خیاط سیالکوٹ سعید
میاں محمد دین راجکی ضلع گجرات
میاں امداد بیگ صاحب ریاست پٹیالہ پائل
میاں سید حسن علیشاہ صاحب لودیانہ
میاں خواجہ عبد الخالق صاحب کشمیر ہری پور
میاں عبد الخالق رنگریز کھوڈونی "
میاں خواجہ حبیب اللہ صاحب " "
میاں خواجہ احسن اللہ صاحب " "
میاں عبد العزیز عرف پنڈت وانپورہ کشمیر ہری پور

میاں غلام رسول صاحب عرف ڈار وانپورہ کشمیر
میاں نور الدین صاحب ڈنگہ گجرات ملکہ
میاں عبد الحمید معرفت حکیم شمس الدین سیالکوٹ
بازار لوہاران
میاں میران بخش صاحب سیالکوٹ ڈسکہ روڈ
اشرف علی خانصاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس لین
میاں طالب خانصاحب سپاہی پلٹن ۲۶
پنجاب انفنٹری میں وارد محکمہ کپاس سردی
پارٹی نمبر ۱۵ قدیم بلوچستان
اہلیہ میاں عبد اللہ صاحب گورداسپور
" ۳ دختر میاں صاحب "
میاں شیخ غلام مرتضیٰ "
میاں چوہدری بارغ خانصاحب شاہ پور
سماۃ سردار بیگم دختر جناب اشرف علی خانصاحب
ڈپٹی انسپکٹر پولیس لین ضلع راولپنڈی
میاں غلام محمد خانصاحب حاصلانوالہ گجرات
میاں ہوت خانصاحب مدرس کالہ ڈیرہ غازیخان
میاں ولی محمد صاحب ڈیرہ غازیخان
میاں غلام نبی صاحب "
میاں محمد طوار شہر امرتسر کٹرہ حلیمانوالہ
میاں امام الدین صاحب سیالکوٹ محلہ اراضی یعقوب
میاں نور حسین صاحب سیالکوٹ "
میاں غلام حسین صاحب " "
میاں محمد حسین صاحب " "
میاں سراج الدین صاحب " "
میاں حافظ نور الحسن صاحب چاہ میانصاحب
جان محمد ننگمری
میاں زبیر صاحب ملہور کانپور
میاں علی گوہر صاحب لائل پور
میاں عبد الرحیم صاحب پلٹن نمبر گائنڈ عہدہ لین
نائک ہوتی مردان کمپنی حال وارد سروس
پارٹی نمبر ۱۵
میاں مصطفےٰ صاحب کاتب گجرات
محمد اشرف صاحب بلانی "
میاں علی احمد حکیم صاحب رجوعہ "
اہلیہ میاں علی احمد " "
و ۲ لڑکے ۲ لڑکیاں " "
میاں سید گل خانصاحب گھڑی ساز انارکلی لاہور
میاں محمد رمضان خانصاحب بھاٹی دروازہ "
میاں محمد حسین کلارک دفتر سرکاری وکیل "

میاں اشفاق حسین صاحب کلارک لاہور
سماۃ نور بھری والدہ عبد اللہ ڈیرہ غازیخان
سماۃ گھور صاحبہ زوجہ اسمعیل صاحب "
صاحبہ خاتون زوجہ پیر محمد بستی رندان "
مبارکہ صاحبہ " فتح محمد " " "
چنتی صاحبہ " اللہ دتا چاہ پیرانوالہ "
غلام جنت صاحبہ بنت فقیر محمد صاحب بستی رندان "
میاں کریم بخش صاحب جھوک اوتری ڈیرہ غازیخان
میاں عبد اللہ صاحب " "
میاں حیدر صاحب " "
میاں پیرن صاحب " "
سماۃ چندو صاحبہ زوجہ عبد اللہ صاحب "
سماہ حوا زوجہ الہ بخش صاحب " "
سماۃ جنت زوجہ حسین صاحب " "
سماۃ کوکیر زوجہ اسمعیل صاحب " "
سماہ نور بھری زوجہ حاجے " "
میاں خدابخش صاحب " "
سماۃ مبارکہ زوجہ فتح محمد صاحب " "
سماۃ جیوان " میاں کالو صاحب " "
سماۃ جنن دختر کالو صاحب " "
سماۃ مریم " کالو صاحب " "
میاں موسیٰ صاحب " " "
سماۃ راستی زوجہ کریم بخش صاحب " "
سماۃ غلام جنت " مراد صاحب " "
سماۃ بخت بھری زوجہ میاں حسین صاحب " "
سماۃ حیات بی بی دختر میاں حسین صاحب " "
۴۰ اشخاص متعلقین نظیر حسین صاحب کوئٹہ ملک
بلوچستان "
محمد دین صاحب امام مسجد شاہ درہ لاہور
میاں حسن صاحب بافندہ شاہ پور
میاں الہی بخش صاحب لاہور بھاٹی دروازہ
میاں پیر محمد صاحب تیلی بیدلوپور لاہور
میاں سلطان علی صاحب دوالہ جہلم
میاں طفیل محمد صاحب محرر کارخانہ گودام سرکاری رڑکی
میاں برکت علی خانصاحب گڑھ شنکر ہوشیارپور
میاں حسن محمد صاحب جہلم کھوکھران
میاں فضل بیگ صاحب و میاں بہادر بیگ صاحب
و میاں سلطان بیگ و بڈہا رنگریز و عبد اللہ کشمیری
و غلام محمد کشمیری صاحب و دال احمد امام مسجد جامع ۔ پنڈی گھیب
تلعذری باقی آئندہ ؛

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

مرکب جوہر عشبہ مغربی

سارس اپریلا

ان امراض کا عروج بڑے شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اس کے غروب کرنے کا آلہ اگر کوئی ہے تو ہمارا ہی جوہر عشبہ ہے

جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہونچکر خون کو ردی کر دے تو اس کو کوئی درست کر سکتا ہے تو بھی جوہر عشبہ ہے یہ مرض کو دبوتا نہیں بلکہ عالم وجود سے کھوتا ہے۔ جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کے لئے مسلمہ حکمائے سلف و خلف کا نسخہ ہے اسکے پینے والے کا خون گندہ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس کو محافظ صحت کہا جاتا ہے۔ عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر۔ پروفیسر۔ علوم طب اور حکمائے یقینی علاج سمیت خون سے دور کرنے کا آلہ قرار دیا ہے یہ جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کار یسے جب آتشک کا زہر خونکو تباہ کر کے گوناگون رنگوں مین ظاہر ہوتا ہو تو اس وقت بھی ایک فادزہر ہے جسکے استعمال سے وجع مفاصل۔ تیرگی خارش پھوڑے پھنسی۔ زخمونکا اندمال کرتا ہے۔ خنازیر۔ ناصور۔ بھگندر۔ جنبل یا جسم سے چھلکے اترین یا تبدیل موسم پر جسم پر دھبے۔ سوکھی خارش چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہین تو وہ یہ عرق ہے جو ان جملہ خبیثی بیماریوں سے نجات دیتا ہے۔ سوزاک کے بعد جو ہاتھ اور پاؤں کے تلوون مین جلن رہتی ہے ہڈیاں درد کرتی ہوں۔ ریح کا درد عرق النساء اور عورتوں کے رحم بگاسا ور نلوں کے درد کو بھی دور کرتا ہے

شیشی کلاں ۲ شیشی خورد ۸/ محصول ڈاک ۸/

تپاھ زبدۃ الحکما حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت لاہور موچی دروازہ

اعلان ضروری

صدق اللہ العلام فیما اوحی الی الامام علیہ الصلوۃ والسلام حیث قال انہ اوی القریۃ لولا الاکرام لھلک المقام

طاعون عذاب الٰہی ہے

جو خدا تعالیٰ کے مرسل کی تکذیب و انکار کے باعث نمودار ہوتا ہے

روغن نوری۔ یہ روغن امراض وبائیہ خصوصاً طاعون و ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے۔

جو سعید لوگ حفظ ما تقدم استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ بفضلہ تعالیٰ ابتلائے طاعون و ہیضہ نہوں گے کیونکہ اجرام وبائیہ ان کے بدن مین داخل ہوتے ہی ہلاک ہوجاینگے اگر مبتلا ہوے مرضنکو دین۔ تب بھی اس سے بطور بفضلہ تعالیٰ شفایاب ہو۔ علاوہ ازین اس کے استعمال سے تپ محرقہ

کھانسی۔ متلی۔ قے۔ اسہال۔ پیچش۔ امروڑ و خون آنون کا آنا۔ خناز کی بیماری سوزش سینہ۔ قصور ہضم۔ چیچک۔ نفث الدم و ابتدائی سل۔ درد گوش۔ درد کان ناسور۔ خنازیر۔ زخم آتشک۔ بھگندر۔ پھوڑے۔ پھنسیاں۔ بواسیر کے زخم زہر بچھو۔ زہر زنبور۔ وغیرہ ہر قسم کے زخم بہت جلد بفضل تعالیٰ دور ہوتے ہین ایسا سریع الاثر اور مفید دوا کم ہوگی قیمت فی شیشی ۸/

جوہر آملہ سار مقوی معدہ و مشتہی و ہاضم و مصفی خون و دافع خارش و پھوڑے پھنسی و وجع المفاصل و دسود ریاح وغیرہ قیمت فی شیشی ۸/ روپے آخر ستمبر تک ۱۲/

کشتہ سیم یک آتشہ مقوی دماغ و اعصاب قیمت فی جو کی ۱۲/

گٹکہ سیماب مصلح شیر و مصفی خون قیمت ۱۲/ محصول بذمہ خریدار

المشتہر

حکیم نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

۲۴ اگست ۱۹۰۲ء

الحکم نمبر ۳۲ جلد ۶

آپ اس رعایت سے ضرور فائدہ اٹھائیں

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکریے مین ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء تک جدید خریداران اخبار سے الحکم کی قیمت صرف **چار روپے** لیجاویگی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے وہ ہر لئے خریدارون کو نصف قیمت پر اس عرصے مین دیجاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اٹھا سکتے ہین خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ +

فہرست کتب

تفسیر القرآن پارہ اول عہ + رپورٹ جلسہ سالانہ سنہ ۹۷ء عہ + الانذار ۴ + حضرت اقدس کی تقریر ۲ + حضرت اقدس کی پرانی تحریرین ۲ + اصلاح النظر ۲ + سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب ۲ + برہان الحق ۳ + سلک مروارید ۴

تمام درخواستین دفتر الحکم مین آنی چاہئین

علاج طاعون

حضرت اقدس جناب مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار علاوہ سچی توبہ و استغفار و تقوی وطہارت جدوار خالص کی گولیان اور عرق جسکا نتیجہ جناب نے اسی اشتہار مین درج فرمایا تھا طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم دیا تھا اور خدانخواستہ طاعون کی گلٹی بغل - ران + یا گردن کے نیچے نمودار ہو تو مرہم عیسی لگائی جاوے سو اس عاجز نے اس اشتہار کے موافق احباب کی سہولیت کیلئے گولیان عرق اور مرہم طیار کی ہے قیمت بہت کم رکھی گئی ہے اس دوا کے فائدے کی نسبت مین اس سے زیادہ نہین کہہ سکتا کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے حفظ ماتقدم کے طور استعمال کرین - قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہوگی

قیمت یکصد گولی ۱۲ عرق شیشی کلان جو تقریباً ایکماہ کے لئے کافی ہوگی ۱۲

" دوچند گولی عہ " " خورد ۸ مرہم فی ڈبیہ ۸

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا +

ڈاکٹر شیخ عبد اللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ معالج بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

مطبع انوار احمدیہ پریس قادیان دار الامان باہتمام شیخ تراب احمدی اسسٹنٹ مالک الحکم

جو اپنے نفس پر بھی رحم نہیں کرتا اور اپنی جان کو خطرہ میں ڈالدیتا ہے جبکہ وہ اپنے قویٰ سے عمدہ کام نہیں لیتا اور اخلاقی قوتوں کی تربیت نہیں کرتا۔ ہر شخص کے ساتھ نرمی اور خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہیے۔ البتہ وہ شخص جو سلسلہ عالیہ یعنی دین اسلام سے علانیہ باہر ہوگیا ہے اور وہ گالیاں نکالتا اور خطرناک دشمنی کرتا ہے اسکا معاملہ اور ہے جیسے صحابہ کو مشکلات کو پیش آئے۔ اور اسلام کی توہین اُنھوں نے اپنے بعض رشتہ داروں سے سنی تو باوجود تعلقات شدیدہ کے انکو اسلام مقدم کرنا پڑا۔ اور ایسے واقعات پیش آئے جن میں باپ نے بیٹے کو یا بیٹے نے باپ کو قتل کردیا۔ اس لیے ضروری ہے کہ مراتب کا لحاظ رکھا جاوے ؎

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی +

ایک شخص ہے جو اسلام کا سخت دشمن ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے وہ اس قابل ہے کہ اس سے بیزاری اور نفرت ظاہر کی جاوے لیکن اگر کوئی شخص اس قسم کا ہو کہ وہ اپنے اعمال میں سست ہے تو وہ اس قابل ہے کہ اسکے قصور سے درگذر کیا جاوے اور اس سے ان تعلقات پر زد نہ پڑے جو وہ رکھتا ہے۔

جو لوگ بالجہر دشمن ہوگئے ہیں انسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دوستی نہیں کی بلکہ ابوجہل کے سر کٹنے پر سجدہ کیا لیکن جو دوسرے عزیز تھے جیسے امیر حمزہ جنپر ایک وحشی نے حربہ چلایا تھا تو باوجودیکہ وہ مسلمان تھا آپ نے فرمایا کہ میری نظر سے الگ چلا جا کیونکہ وہ قصہ آپ کو یاد آگیا۔ اسطرح پر دوست دشمن میں پوری تمیز کرلینی چاہیے اور پھر ان سے علیٰ قدر مراتب نیکی کرنی چاہیے۔

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انکو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے غرض انہیں سے جو ہونہار ہوتے ہیں انکو کوئی ضائع نہیں کرسکتا + خدا تعالیٰ کے لیے جو جماعت طیار ہوتی ہے وہ بھی کئی درجہ ہوتی ہے اسی لیے اس اصول پر اسکی ترقی ضروری ہے پس یہ دستور ہونا چاہیے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور انکو طاقت دیجاوے یہ کسقدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اسکو ڈوبنے دے اسکا فرض ہے کہ اسکو غرق ہونے سے بچاوے۔ اسی لیے قرآن شریف میں آیا ہے تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہوجاؤ + بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے۔ اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھکر نہ چڑو کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضرور ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے + اور جب چار ملکر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوریوں اور غریبوں کی حقارت کریں اور انکو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہیے بلکہ اجماع میں چاہیے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہوجاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ ذرا ذرا سی بات پر اختلاف پیدا ہوجاتا ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مخالف لوگ جو ہماری ذرا ذرا سی بات پر نظر رکھتے ہیں معمولی باتوں کو اخبار والے بہت بڑی بنا کر پیش کر دیتے ہیں اور خلق کو گمراہ کرتے ہیں + لیکن اگر اندرونی کمزوریاں نہ ہوں تو کیوں کسیکو جرأت ہو کہ اس قسم کے مضامین شائع کرے اور ایسی خبروں کی اشاعت سے لوگوں کو دھوکا دے + کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے اور تمام عادتوں پر رحم اور ہمدردی پردہ پوشی کو مقدم کرلیا جاوے۔ ذرا ذرا سی بات پر ایسی سخت گرفتیں نہیں ہونی چاہییں جو دل شکنی اور رنج کا موجب ہوتی ہیں۔ یہاں مدرسہ ہے مطبع ہے مگر کیا اصل اغراض ہمارے یہی ہیں یا اصل امور اور مقاصد کے لیے بطور خادم ہیں؟ کیا ہماری غرض اتنی ہی ہے کہ یہ لڑکے پڑھ کر نوکریاں کریں یا کتابیں چھپتی رہیں۔ یہ تو سفلی امور ہیں انسے ہمیں کیا تعلق + یہ بالکل ابتدائی امور ہیں اگر مدرسہ چلتا ہے تب بھی بنظر ظاہر بیس برس تک بھی یہ اس حالت تک نہیں پہونچ سکتا جو اسوقت علیگڑھ کالج کی ہے۔ یہ امر دیگر ہے کہ اگر خدا چاہے تو ایک دم میں اسی علیگڑھ کالج سے بھی بڑا بنا دے + مگر ہماری ساری طاقتیں اور قوتیں اسی ایک امر میں خرچ ہو جانی ضرور نہیں ہیں ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جبتک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں۔ جسکو پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے میں جو یہ سنتا ہوں کہ کوئی کسیکی لغزش دیکھتا ہے تو وہ اس سے اخلاق سے پیش نہیں آتا بلکہ نفرت اور کراہت سے پیش آتا ہے۔ حالانکہ چاہیے تو یہ کہ اس کے لیے دعا کرے محبت کرے اور اُسے نرمی اور اخلاق سے سمجھائے مگر بجائے اس کے کینہ میں زیادہ ہوتا ہے اگر عفو نہ کیا جاوے ہمدردی نہ کیجاوے اسطرح پر بگڑتے بگڑتے انجام بد ہو جاتا ہے

خدا تعالیٰ کو یہ منظور نہیں جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے پردہ پوشی کیجاوے جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ایک شخص کا بیٹا ہو اور اس سے کوئی قصور سرزد ہو۔ تو اس کی پردہ پوشی کیجاتی ہے اور اسکو الگ سمجھا جاتا ہے بھائی کی پردہ پوشی کبھی نہیں چاہتا کہ اس کیلیے اشتہار دے پھر جب خدا تعالیٰ بھائی بناتا ہے تو کیا بھائیوں کے حقوق یہی ہیں؟ دنیا کے بھائی اخوت کا طریق نہیں چھوڑتے۔ میں مرزا نظام الدین وغیرہ کو دیکھتا ہوں کہ انکی اباحت کی زندگی ہے مگر جب کوئی معاملہ ہو تو تینوں اکٹھے ہو جاتے ہیں فقیری بھی الگ رہ جاتی ہے بعض وقت انسان جانوروں یا کتے سے بھی سیکھ لیتا ہے یہ طریق ناپاک ہے کہ اندرونی پھوٹ ہو۔ خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق و نعمت اخوت یاد دلائی ہے۔ اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت انکو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ انکو ملی۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کرے گا + خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی اُمیدیں ہیں اس نے وعدہ کیا ہے جَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ ایک جماعت قائم کرے گا۔ جو قیامت تک منکروں پر غالب رہیگی مگر یہ دن جو ابتلا کے دن ہیں اور کمزوری کے ایام ہیں ہر ایک شخصکو موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی اصلاح کرے اور اپنی حالت میں تبدیلی کرے۔ دیکھو ایک دوسرے کا شکوہ کرنا دل آزاری کرنا اور سخت زبانی کر کے دوسرے کے دلکو صدمہ پہونچانا اور کمزوروں اور عاجزوں کو حقیر سمجھنا سخت گناہ ہے اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے + جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں + کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔ بدکاری فسق و فجور سب گناہ ہیں مگر یہ ضرور دیکھا جاتا ہے کہ شیطان نے یہ جو یہ جال پھینکا ہے اس سے بجز خدا کے فضل کے کوئی نہیں بچ سکتا۔ بعض وقت یونہی جھوٹ بول دیتا ہے مثلاً بازیگر دس ہاتھ چھلانگ ماری ہو تو محض دوسروں کو خوش کرنے کے لیے یہ بیان کر دیتا ہے کہ چالیس ہاتھ کی ماری ہے اس قسم کی شرارتیں شیطان نے پھیلا رکھی ہیں اس لیے چاہیے کہ تمھاری زبانیں تمھارے قابو میں ہوں ہر قسم کے لغو اور فضول باتوں سے پرہیز کرنے والی ہوں۔ جھوٹ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ جسکی کوئی حد نہیں درویش۔ مولوی قصہ گو واعظ اپنے بیانات کو سجانے کیلیے خدا سے نہ ڈر کر جھوٹ بول دیتے ہیں غرض اس قسم کے اور بہت سے گناہ ہیں جو ملک میں کثرت کے ساتھ پھیلے ہوئے ہیں۔

(باقی آیندہ)

اطلاع

براہین الحق۔ کی اب کوئی جلد باقی نہیں رہی کوئی صاحب درخواست نہ بھیجیں۔ دوسرے اڈیشن کا انتظار کریں۔

خلافت راشدہ کی بہت تھوڑی جلدیں باقی رہ گئی ہیں مجھے اُمید نہیں کہ اس اشتہار کے بعد کوئی جلد باقی رہ جاوے اسلیے جنہوں نے ابھی نہیں خریدی وہ خرید لیں ورنہ تیسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

سلک مروارید اور الانذار کی ۱۰-۱۰ اور ۴ جلدیں علی الترتیب باقی ہیں۔

ایک خط

جو حضرت حکیم الامت نے ایک سائل کے جواب میں تحریر فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

۱۔ سلام کا لینا اور سلام کا کرنا ایک اخلاقی امر ہے اور اسلام ہی ایک اخلاقی مذہب ہے جسنے تمام اخلاق فاضلہ میں اسکا نمونہ دکھایا کہ سیاہ و سپید کا تفرقہ مٹایا قرآن مجید میں صاف مرقوم ہے اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔ حضرت ابراہیم اپنے کافر باپ آزر کو فرماتے ہیں سَلَامٌ عَلَيْكَ۔ اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کو تو ہمارے سید و مولیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام بادشاہوں کو جنمیں عیسائی مجوس تھے لکھا ہے۔

۲۔ جن امام صاحبوں کا ہمیں علم نہیں کہ وہ موافق ہیں یا مخالف اُن کے پیچھے نماز جائز ہے۔

۳۔ آپ فتوی پوچھتے ہیں کہ جنمیں ۹۹ وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو اُسے ہم کافر کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔

صاحب! یہ حیرت انگیز اور بیہودہ خیال و سوال ہے اور نہایت کمزور ہے اس سوال پر اگر کوئی کہے کہ ایک شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا۔ فرشتوں۔ رسولوں انبیا کو جزا و سزا کو نہیں مانتا مثلاً اور یہ پانچ باتیں ہیں لاکن زنا نہیں کرتا یا شراب نہیں پیتا تو اُسے مسلمان کہنا چاہیے۔ آپ تو ۹۹ کا سوال فرماتے ہیں میں صرف پانچ وجہ کا تذکرہ کرتا ہوں یا ایک شخص فرشتے مانتا ہے مگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے تو اسمیں ایک وجہ کفر کی اور ایک وجہ اسلام کی ہے کیا آپ اسے مومن مسلمان کہیں گے۔

برادرم ہاشمی۔ سیکڑوں امور کفر کے ایسے ہیں

کہ اگر ہمیں ایک کا بھی معتقد ہو تو کافر ہو سکتا ہے کیا ؟؟ - مثلاً کوئی کہے اللہ کا ماننا لغو ہے یا کہے رسولوں کا اعتقاد بیہودہ ہے تو کیا آپ کو اس کے کفر میں تردد ہوگا۔

اسرائیلی مسیح کے وقت مسیح کے منکر یہود اللہ تعالےٰ کو مانتے تھے توریت پر اُن کا ایمان تھا سب رسولوں کو مانتے تھے سوائے حضرت مسیح کے کیا وہ کافر تھے یا نہ تھے۔

ہمارے پاک سردار سید و مولیٰ خاتم الرسل خاتم الانبیاء شفیع یوم الجزا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر یہود اور نصاریٰ اللہ کو مانتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسولوں کتابوں فرشتوں کو مانتے ہیں کیا ان انکار پر کافر ہیں یا نہیں کافر ہیں اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں اگر اسرائیلی مسیح موسیٰ کا خاتم الخلفا یا خلیفہ یا متبع ایسا ہے کہ اسکا منکر کافر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ کا خاتم الخلفا یا خلیفہ یا متبع کیوں ایسا نہیں کہ اسکا منکر بھی کافر ہو۔ اگر وہ مسیح ایسا تھا کہ اُسکا منکر کافر ہے تو یہ مسیح بھی کسیطرح کم نہیں یہ محمدی مسیح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین اور اُسکا غلام ہے

کفر کے معنے ہیں انکار کرنا نہ ماننا قرآن میں مومنوں کو بھی کافر کہا ہے غور کرو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ - سپارہ ۳ رکوع ۔ پس جو مومن باللہ ہے وہ کافر بالطاغوت ہے ہر مومن بت کا کافر ہے اور اللہ کا مومن ہے اور مشرک بتوں کا مومن اللہ کا کافر ہے مرزا صاحب کے منکر مرزا صاحب کے فرمودہ بات کے کافر ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مرزا صاحب کے لیے فرمائیں کفر کا لفظ اپنے اندر انکار کے معنے رکھتا ہے اور بس براہین صحیحہ کے بعد جو نہ مانے وہ منکر ہے بامعنی وہ کافر ہے اس کی سند اوپر عرض کر چکا ہوں جو لوگ جماعت احمدیہ کے نہیں اور انکا جنازہ ہو چکا ہے تو پھر مکرر جنازہ کی ضرورت ہی کیا ہے دوبارہ جنازہ ضرور نہیں میرے خیال میں

تو بات بہت سہل ہے اگر جناب کے خیال میں یہ خط کافی نہ ہو تو آپ محمد حسین کا نیا رسالہ اشاعت السنہ دیکھیں جسمیں ایک بڑا مولوی لکھتا ہے کہ مرزائیوں کا عمل اس شعر پر ہے

نہ رکھے روزہ نہ مرے بھوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

پھر لکھا ہے یہ لوگ حج کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ اب آپ ہی انصاف کریں کہ آیا مرزا صاحب نے یہ تعلیم دی ہے۔

ختم قرآن

نیاز مند ایڈیٹر الحکم کے لیے ۲۰ اگست ۱۹۰۲ء کا دن نہایت ہی مبارک اور فرحت بخش تھا جبکہ میرے پہلوٹے بیٹے محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ نے چار برس آٹھ ماہ اور ستائیس دن کی عمر میں قرآن شریف ختم کر لیا الحمد للہ علیٰ ذالک عزیزی محمود احمد کی خوش قسمتی سے ہو ایک ایسا شفیق اور مہربان استاد میسر آیا جسنے کھیلتے ہی کھیلتے قرآن شریف پڑھا دیا۔ اور پھر اسطریق پر کہ اگر عربی خط میں صحیح اعراب دیکر کوئی عبارت لکھی ہوئی ہو تو وہ آسانی سے پڑھ سکتا ہے یہ قاعدہ یسرنا القرآن کی عمدگی کا بیتر تجربہ ہے محمود احمد نے تو مہینہ کم قرآن شریف ختم کیا ہے۔ اور یہ اسکے چھوٹی عمر کا بچہ تھا جو اپنے اُستاد کے پاس آج تک قرآن پڑھنے کے لیے گیا ہے۔ بہرحال خدا تعالیٰ کا احسان ہے اور کرم ہے کہ میرا اپنے بچہ کا قرآن ختم ہوتے دیکھ لیا اب میری علی آرزو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ مجھے اور میرے اس بچہ اور دوسری اولاد کو قرآن شریف کے پڑھنے کا شوق عطا فرماوے اور پھر اسکی سمجھ اور عمل کی توفیق دے اور بالآخر قرآن شریف کی خدمت کا سچا جوش عطا کرے - آمین۔

مختصر نوٹ اور نکات

نادان ناعاقبت اندیش انسان صادق کی مخالفت میں کچھ ایسا وارفتہ اور شوریدہ سر ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی بات کے نتائج اور انجام پر نظر نہیں کر سکتا جو صادق کی مخالفت میں کہتا ہے۔ اسی قسم کے واجب الرحم انسانوں میں سے ہمارے پرانے مخالف مولوی صاحب بٹالوی بھی ہیں جنھوں نے حال ہی میں اشاعۃ السنہ کے آٹھ نمبروں کا مجموعہ شائع کیا ہے + جسمیں بہت سی لغو باتوں کے علاوہ آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور اشاعت کو دیکھکر فلسفہ اشاعت مذہب پر بھی بحث کی ہے۔ جسکا خلاصہ اور لب لباب یہ شعر ہے

نہ رکھ روزہ نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ الخ

آیا سلسلہ عالیہ احمدیہ میں یہی تعلیم دیجاتی ہے جو ہمارے نیکدل خدا ترس مدعی علم و فضل ایڈیٹر اشاعۃ السنہ مولوی نے بیان کی ہے ؟ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونیوالے خوش قسمت لوگ سکو سوچیں اور اس مولوی کی حالت پر ترس کھائیں جو اسقدر بیباکی سے جھوٹ بولنے میں اس قول الزور کو محسوس نہیں کر سکا - در وغگو یم بر رو ئیتو ستا تو کرسنے تھے مگر ہمارے دلیر دیرینہ مخالف شیخ بٹالوی نے یہ نظارہ ہی دکھا دیا۔

ہمیں ہمارا امام کیا تعلیم دیتا ہے اور اسکی بیعت کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار اور اسکے لیے ہر احمدی کو کہانتک طیار ہونا پڑتا ہے یہ شرائط بیعت اور الفاظ بیعت سے پتہ لگ سکتا ہے اور یا دارالامان میں آکر ہمارے امام اور اسکے متبعین کی زندگی سے لیکن تعجب تو یہ ہے کہ نادان مولوی اتنا نہیں سوچ سکا - کہ اگر اشاعت مذہب کی وجہ اباحت ہی ہے تو کیا رسول اللہ صلعم کی کامیابیوں کا ذریعہ بھی معاذ اللہ اباحت ہی قرار دیتا ہے ؟ جبکہ فوج در فوج لوگ اسلام میں داخل ہوتے تھے + سچ ہے صادق کی مخالفت عقل اور فہم کو چھین لیتی ہے - خدا رحم کرے -

حضرت حکیم الامت نے ضرورت بیعت پر ایک لطیف مثال پیش کی جو ناظرین الحکم کی وسعت معلومات کے لیے ہم درج کرتے ہیں - فرمایا ایک درخت کے ساتھ بہت سی شاخیں ہوتی ہیں اور ہر ایک شاخ کو بجائے خود ایک ہستی ہے لیکن اگر ایک سبز شاخ کو کاٹ کر الگ پھینک دیا جاوے اور پانی کے تالاب میں رکھا جاوے تو کیا اُمید ہو سکتی ہے کہ وہ سبز رہ سکے ؟ کبھی نہیں حالانکہ پہلے سے زیادہ پانی میں رکھا گیا لیکن یہ پانی اسکے لیے مایہ حیات نہیں ہو سکتا - اسیطرح جبتک ایک شخص امام کے ساتھ تعلق پیدا نہیں کرتا + اُسوقت تک وہ ان فیوض و برکات سے حصہ نہیں لے سکتا جو امام کے ذریعہ ملتے ہیں - جبتک سچا پیوند اختیار نہیں کیا جاوے گا کوئی فائدہ مترتب نہیں ہو سکتا حقیقت میں یہ مثال بڑی ہی قابل قدر ہے اور اس سے بیعت کی ضرورت کا مسئلہ بخوبی سمجھ میں آتا ہے - فقط۔

۱۶ اگست کی شام | حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء

علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد ادائے نماز مغرب حسب معمول حلقۂ خدام میں بیٹھ گئے۔ کسی شخص نے ایک رقعہ دیا جو دفتر میگزین میں محرر کی اسامی کے لیے سفارش کی خواہش پر مشتمل تھا۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

قبض بسط رزق کا سر ایسا ہے کہ انسان کی سمجھ میں نہیں آتا۔ ایک طرف تو مومنوں سے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں وعدے کیے ہیں مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ یعنی جو اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہے اس کے لیے اللہ کافی ہے۔ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جو اللہ تعالیٰ کے لیے تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو ایسی جگہ سے رزق دیتا ہے کہ اس کو معلوم بھی نہیں ہوتا۔ اور پھر فرمایا ہے رِزْقُكُمْ فِي السَّمَاءِ وَمَا تُوْعَدُوْنَ اور پھر اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی قسم کھاتا ہے کہ فَوَرَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ۔ آسمان و زمین کے رب کی قسم ہے کہ یہ وعدہ سچ ہے جیسا کہ تم اپنی زبان سے بول کر انکار نہیں کر سکتے۔ غرض اس قسم کے وعدے اللہ تعالیٰ نے فرمائے ہیں پھر باوجود ان وعدوں کے دیکھا جاتا ہے کہ کئی آدمی ایسے دیکھے جاتے ہیں جو صالح اور متقی نیک بخت ہوتے ہیں اور انکا شعار اسلام صحیح ہوتا ہے مگر وہ رزق سے تنگ ہیں رات کو ہے تو دن کو نہیں اور دنکو ہے تو رات کو نہیں۔

جملہ معترضہ | یہاں حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب نے عرض کی کہ جب میں پہلے پہل یہاں آیا تو حضور **علامات المقربین** ایک رسالہ لکھ رہے تھے واپسی پر گجرات ٹھیرا تو ایک شخص نے مجھ سے دریافت کیا کہ آجکل مرزا صاحب کیا لکھ رہے ہیں میں نے کہا کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ جَنّٰتِ نَعِيْمٍ کی تفسیر لکھ رہے ہیں اس نے کہا کہ یہ کفار آرام میں نہیں سارا دن بگیاں چلتی رہتی ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ کے اس آیت کے پڑھنے سے ایک اور آیت یاد آ گئی وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ٭

پہلو سلسلہ میں | غرض یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں۔ مگر تجربہ دلالت کرتا ہے کہ انکو خدا کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے ہمارا یہ مذہب ہے کہ وہ وعدے جو خدا تعالیٰ نے کیے ہیں کہ متقیوں کو خود اللہ تعالیٰ رزق دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان آیتوں میں بیان کیا ہے۔ یہ سب سچ ہیں اور سلسلہ اہل اللہ کی طرف دیکھا جاوے تو کوئی ابرار میں سے ایسا نہیں ہے کہ بھوکا مرا ہو۔ مومنوں نے جنہیں شہادت دی اور جنکو اتقیا مان لیا گیا ہے یہی نہیں کہ وہ فقر و فاقہ سے بچے ہوئے تھے گو اعلیٰ درجہ کی خوشحالیاں نہ ہوں مگر اس قسم کا اضطراری فقر و فاقہ بھی کبھی نہیں ہوا کہ عذاب محسوس کریں۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فقر اختیار کیا ہوا تھا۔ مگر آپ کی سخاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خود آپ نے اختیار کیا ہوا تھا۔ نہ کہ بطور سزا تھا ٭ غرض اس راہ میں بہت سے مشکلات پیش آتی ہیں بعض لوگ ایسے دیکھے جاتے ہیں کہ بظاہر متقی اور صالح ہوتے ہیں مگر رزق سے تنگ ہوتے ہیں ان سب حالات کو دیکھ کر آخر یہی کہنا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے وعدے تو سب سچ ہیں لیکن انسانی کمزوری ہی کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔

حکیم الامۃ اور لندنی خط | حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے پھر ذکر کیا کہ لندن سے ایک شخص نے مجھے خط لکھا کہ لندن آ کر دیکھو کہ جنت عیسائیوں کو حاصل ہے یا مسلمانوں کو۔ میں نے اسکو جواب لکھا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں تھی اور سچا اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ میں تھا پس ان دونوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ اس پر حضرت حجۃ اللہ نے بہ تسلسل کلام سابق پھر ارشاد فرمایا۔ ان روحانی امور میں ہر شخص کا کام نہیں ہے کہ نتیجہ نکال لے۔ یہ لوگ جو لندن جاتے ہیں وہ وہاں جا کر دیکھتے ہیں کہ بڑی آزادی ہے شراب خوری کی اسقدر کثرت ہے کہ گو زنا اور غیر زنا میں کوئی فرق ہی نہیں۔ کیا یہ بہشت ہے؟ بہشت سے یہ مراد نہیں ہے دیکھو انسان کی بھی بیوی ہے اور وہ تعلقات زوجیت رکھتا ہے اور پرندوں اور حیوانات میں بھی یہ تعلقات ہیں مگر انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک نظافت اور ادراک بخشا ہے انسان جن حواس اور قویٰ کے ساتھ آیا ہے ان کے ساتھ وہ ان تعلقات زوجیت میں زیادہ لطف اور سرور حاصل کرتا ہے بمقابلہ حیوانات کے جو ایسے حواس اور ادراک نہیں رکھتے ہیں۔ اور اسی لیے وہ اپنے جوڑے کی کوئی رعایت نہیں کرتے جیسے کتے۔

پس اگر انسان ان حواس کے ساتھ سرور حاصل نہیں کر سکتے بلکہ حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں پھر ان میں اور حیوانوں میں کیا فرق ہوا۔ یہ جو فرمایا ہے کہ مومن کیلئے ہی جنت ہے یہ اس لیے فرمایا ہے کہ سچی جنت دنیا کی لذات سے تب پیدا ہوتی ہے جب تقویٰ ساتھ ہو۔ جو تقویٰ کو چھوڑ دیتا ہے اور حلال و حرام کی قید اٹھا دیتا ہے وہ تو اپنے مقام سے نیچے گر جاتا ہے اور حیوانی درجہ میں آ جاتا ہے۔

لندن میں جب ہائیڈ پارک میں حیوانوں کی طرح بدکاریاں ہوتی ہیں اور کوئی شرم و حیا ایک دوسرے سے نہیں کیا جاتا تو بھلا کیا شخص انسانیت کو ضبط رکھکر دیکھے تو ایسی بہشت اور راحت سے ہزار توبہ کریگا کہ ایسی دیوث اور بے غیرت جماعت کو خدا بچائے۔ ایسی جماعت کو جو ایسی زندگی بسر کرتی ہے بہشت میں سمجھنا حماقت ہے

اصل یہی ہے کہ

بہشت کی کلید تقویٰ ہے

جسکو خدا تعالیٰ پر بھروسا نہیں اسے سچی راحت کیونکر مل سکتی ہے۔ بعض آدمی

ایسے دیکھے گئے ہیں کہ جن کو خدا پر بھروسہ نہیں تھا اور ان کے پاس روپیہ تھا وہ چوری چلا گیا اس کے ساتھ ہی زبان بند ہو گئی۔ اور ان کو دکھ جو بہشت میں کہا جاتا ہے ان کی خودکشیوں کو دیکھو کہ کسقدر کثرت سے ہوتی ہیں تھوڑی تھوڑی باتوں پر خودکشی کر لیتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ ایسے ضعیف القلب اور پست ہمت ہوتے ہیں کہ غم کی برداشت ان میں نہیں ہے۔ جس کو غم کی برداشت اور مصیبت کے مقابلہ کی طاقت نہیں اس کے پاس راحت کا سامان بھی نہیں ہے خواہ ہم اسکو سمجھا سکیں یا نہ سمجھا سکیں اور کوئی سمجھا سکے یا نہ سمجھ سکے۔ حقیقت الامر یہی ہے۔ کہ لذائذ کا مزہ صرف تقوے ہی سے آتا ہے۔ جو متقی ہوتا ہے اس کے دل میں راحت ہوتی ہے اور ابدی سرور ہوتا ہے دیکھو ایک دوست کے ساتھ تعلق ہو تو کسقدر خوشی اور راحت ہوتی ہے لیکن جسکا خدا سے تعلق ہو اُسے کسقدر خوشی ہو گی۔ جسکا تعلق خدا سے نہیں ہے اُسے کیا اُمید ہو سکتی ہے اور اُمید ہی تو ایک چیز ہے **جس سے بہشتی زندگی شروع ہوتی ہے**

ان مہذب ممالک میں اسقدر خودکشیاں ہوتی ہیں کہ جن سے پایا جاتا ہے کہ کوئی راحت نہیں۔ ذرا راحت کا میدان گم ہوا اور جھٹ خودکشی کر لی۔ لیکن جو تقوی رکھتا ہے اور **خدا سے تعلق رکھتا ہے اسی وہ جاودانی خوشی حاصل ہے جو ایمان سے آتی ہے**۔

دنیا کی تمام چیزیں معرض تغیر و تبدل میں ہیں مختلف آفات آتی رہتی ہیں بیماریاں حملے کرتی ہیں کبھی بچے مرجاتے ہیں۔ غرض کوئی نہ کوئی دکھ یا تکلیف رہتی ہے اور دنیا جائے آفات ہے اور یہ امور شکھ کی نیند انسان کو سونے نہیں دیتے جسقدر تعلقات وسیع ہوتے ہیں اُسیقدر آفتوں اور مصیبتوں کا میدان وسیع ہوتا ہے۔ اور یہ آفتیں اور بلائیں انسان کے منزلی تعلقات میں ایک غم کو پچاس گنا دیتی ہیں کیونکہ اگر اکیلا ہو تو غم کم ہو۔ مگر جب بچے بیوی۔ ماں باپ۔ بہن بھائی اور دوسرے رشتہ دار رکھتا ہے تو پھر ذرا سی تکلیف ہوئی اور یہ آفت میں پڑا اسقدر مجموعہ کے ساتھ تو اسوقت راحت ہو سکتی ہے جب کسیکو کوئی بیماری اور آفت نہ ہو۔ اور کوئی تکلیف میں نہ ہو۔

یہ بات بھی غلط ہے کہ مال سے راحت ہو۔ نرے مال سے راحت نہیں ہے اگر مال ہے صحت اچھی نہیں مثلاً معدہ خراب ہے تو وہ کیا بہشتی زندگی ہو گی اس سے معلوم ہوا کہ مال بھی راحت کا باعث نہیں سچی بات یہی ہے کہ جو خدا سے تعلق رکھتا ہے وہی ہر پہلو سے بہشتی زندگی رکھتا ہے کیونکہ اللہ قادر ہے کہ وہ بلائیں اور آفتیں نہ آئیں۔ اور مالی اضطرار بھی نہ ہو۔ یا آئیں تو دل میں ایسی قوت اور ہمت بخشدے کہ وہ ان کا پورا مقابلہ کر سکے

جسقدر پہلو انسان کی عافیت کے لیے ضروری ہیں وہ کسی بادشاہ کے بھی ہاتھ میں نہیں ہیں بلکہ وہ سب ایک ہی کے ہاتھ میں ہیں جو بادشاہوں کا بادشاہ ہے جسکو چاہے دیدے۔

بعض لوگ اس قسم کے دیکھے گئے ہیں کہ روپیہ پیسہ سب کچھ موجود ہے مگر مسلول مدقوق ہو جاتے ہیں اور زندگی انھیں تلخ معلوم ہوتی ہے پس ان کروڑوں آفات کا جو انسان کو لگی ہوئی ہیں کون بندوبست کر سکتا ہے اور اگر رنج بھی ہو۔ تو صبر جمیل کون دیسکتا ہے؟ اللہ ہی ہے جو عطا کرے۔

صبر بھی بڑی چیز ہے جو بڑی بڑی آفتوں اور مصیبتوں کے وقت بھی غم کو پاس نہیں آنے دیتا۔ بعض امیر ایسے ہوتے ہیں کہ عافیت اور راحت کے زمانہ میں بڑے مغرور اور متکبر ہوتے ہیں۔ اور ذرا رنج آ گیا تو بچوں کیطرح چلا اُٹھے۔ اب ہم کس کا نام لے سکتے ہیں کہ اسپر حوادث نہ آئیں۔ اور متعلقین کو رنج نہ پہونچے؟ کسی کا نام نہیں لے سکتے۔ یہ بہشتی زندگی کسکی ہو سکتی ہے صرف اُس شخص کی جسپر خدا کا فضل ہو۔

اس لیے یہ بڑی غلطی ہے جو یونہی کسیکی سفید کپڑے دیکھکر کہہ دیتے ہیں کہ وہ بہشتی زندگی رکھتے ہیں اُن سے جا کر پوچھو تو معلوم ہو کہ کتنی بلائیں سُناتے ہیں۔ صرف کپڑے دیکھکر یا بگھیوں پر سوار ہوتے دیکھکر شراب پیتے دیکھکر ایسا خیال کر لینا غلط ہے۔ ماسوا اس کے ایسوں کی زندگی بجائے خود جہنم ہے کوئی ادب اور تعلق خدا سے نہیں اس سے بڑھ کر جہنمی زندگی کیا ہو گی۔ کتا خواہ مردار کھائے خواہ بدکاری کرے کیا وہ بہشتی زندگی ہو گی؟ اسی طرح جو شخص مردار کھاتا ہے اور بدکاریوں میں مبتلا ہے حرام و حلال کے مال کو نہیں سمجھتا یہ **لعنتی زندگی ہے** اسکو بہشتی زندگی سے کیا تعلق

یہ سچ ہے کہ **بہشتی زندگی** بھی ہوتی ہے مگر اُن کی جنکو خدا پر پورا بھروسہ ہوتا ہے اس لیے وہ **هُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ** کے وعدہ کے موافق خدا تعالے کی حفاظت اور تولی کے نیچے ہوتے ہیں اور جو خدا تعالے سے دور ہے اسکا ہر دن ترساں و لرزاں ہی گذرتا ہے وہ خوش نہیں ہو سکتا۔

سیالکوٹ میں ایک شخص رشوت لیا کرتا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میں ہر وقت زنجیر ہی دیکھتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ بُرے کام کا انجام بھی بُرا ہونا چاہیے۔ اس لیے بدی ایسی چیز ہے کہ روح اسپر راضی ہو ہی نہیں ہو سکتی پھر بدی میں لذت کہاں؟ ہر بُرے کام پر آخر دل پر ٹھوکر لگتی ہے اور ایک کثافت انسان محسوس کرتا ہے کہ یہ کیا حماقت کی۔ اور اپنے اوپر لعنت کرتا ہے۔ ایک شخص نے دوبارہ آنے کے عوض میں ایک بچہ مار دیا تھا۔

غرض زندگی بجز اس کے کوئی نہیں کہ بدی سے بچے اور خدا تعالے پر بھروسہ کرے کیونکہ مصیبت سے پہلے جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے مصیبت کے وقت خدا اسی کی مدد کرتا ہے جو پہلے سویا ہوا ہے وہ مصیبت کے وقت ہلاک ہو جاتا ہے حافظ نے کیا اچھا کہا ہے۔ شعر

خیال زلف تو جُستن نہ کار خامان است
کہ زیر سلسلہ رفتن طریق عیاری است

خدا تعالے غنی ہے بیکانیر وغیرہ میں جو قحط پڑے تو لوگ بچوں تک کو کھا گئے یہ اسی لیے ہوا کہ وہ کسی کے ہو کر نہیں رہے خدا کے ہو کر رہتے تو بچوں پر یہ بلا نہ آتی۔ حدیث شریف اور قرآن مجید سے ثابت ہے اور ایسا ہی پہلی کتابوں سے بھی پایا جاتا ہے کہ والدین کی بدکاریاں بچوں پر بھی بعض وقت آفت لاتی ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے وَلَا یَخَافُ عُقْبٰہَا

جو لوگ لااُبالی زندگی بسر کرتے ہیں اللہ تعالے اُنکی طرف سے بے پروا ہو جاتا ہے دیکھو دنیا میں جو اپنے آقا کو چند روز سلام نہ کرے تو اُس کی نظر بگڑ جاتی ہے۔ تو جو خدا سے قطع کرے پھر خدا اُسکی پروا کیوں کرے گا اسی پر وہ فرماتا ہے کہ وہ ان کو ہلاک کر کے اُن کی اولاد کی بھی پروا نہیں کرتا۔ اس معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص صالح مرجاوے اُسکی اولاد کی پروا کرتا ہے جیسا کہ اس آیت سے بھی پتہ لگتا ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا۔ اس باپ کی نیکی اور صلاحیت کے لیے خضر اور موسیٰ جیسے اولوالعزم پیغمبر کو مزدور بنا دیا کہ وہ اُسکی دیوار درست کر دیں۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا۔ خدا تعالے نے لڑکوں کا ذکر نہیں کیا چونکہ ستار ہے اس لیے پردہ پوشی کے لحاظ سے اور باپ کے محل مدح میں ذکر ہونیکی وجہ سے کوئی ذکر نہیں کیا۔

پہلی کتابوں میں بھی اس قسم کا مضمون آیا ہے کہ سات پشت تک رعایت رکھتا ہوں۔ حضرت داؤد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی متقی کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے نہیں دیکھا

غرض نشاط خدا کا رزق ہے جو غیر کو نہیں ملتا۔

ملفوظات میں سے کچھ

مولوی جان محمد صاحب مدرس ڈسکہ نے ۱۲ ستمبر ۱۹۰۱ء کو سوال کیا کہ حضور آپ کی بیعت کرنے کے بعد پہلی بیعت اگر کسی سے کی ہو وہ قائم رہتی ہے یا نہیں؟ حضرت حجۃ اللہ نے فرمایا۔ جب انسان میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرتا ہے تو پہلی ساری بیعتیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ اگر کسی کا مرشد اب زندہ بھی ہو تب بھی وہ حقائق اور معارف ظاہر نہ کرے گا جو خدا تعالے یہاں ظاہر کر رہا ہے۔ اسوقت اللہ تعالے نے ساری بیعتوں کو توڑ ڈالا ہے۔ صرف **مسیح موعود** ہی کی بیعت کو قائم رکھا ہے جو خاتم الخلفا ہو کر آیا ہے + ہندوستان میں جسقدر **گدیاں** اور **مشائخ** اور **مرشد** ہیں سب سے ہمارا اختلاف ہے۔ بیعت دینی سلسلہ نہیں ہوتی ہے جو خدا تعالے قائم کرتا ہے۔ ان لوگوں کا ہمارے مسائل میں اختلاف ہے اگر ان میں سے کسیکو شک ہو کہ وہ حق پر ہیں تو ہمارے ساتھ فیصلہ کر لیں قرآن شریف کو حکم ٹھہرائیں۔

اصل یہ ہے کہ اسوقت سب گدیاں ایک مردہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور زندگی صرف اسی سلسلہ میں ہے جو خدا نے میرے ہاتھ پر قائم کیا ہے اب کیسا نادان ہوگا وہ شخص جو **زندوں کو چھوڑ کر مردوں میں زندگی طلب کرتا ہے۔** اللہ تعالے نے ایسا ہی چاہا تھا کہ ایک زمانہ فیج اعوج ہو + اور اس کے بعد ہدایت کا بہت بڑا زمانہ آوے چنانچہ ہدایت کے دو ہی بڑے زمانے ہیں جو در اصل ایک ہی ہیں مگر ان کے درمیان ایک وقفہ ہے اس لیے دو سمجھے جاتے ہیں۔ ایک وہ زمانہ جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا اور دوسرا مسیح موعود کا زمانہ اور مسیح موعود کے زمانہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کا زمانہ قرار دیا گیا ہے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کسی دوسرے کی بیعت کب جائز ہو سکتی اور قائم رہ سکتی ہے + یہ اُس شخص کا زمانہ ہے جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا۔ اب اُس کی بیعت کے سوا سب بیعتیں ٹوٹ گئیں +

دوسرا سوال یہ کیا تھا کہ مخالف احباب رشتہ داروں سے کیسا سلوک کریں فرمایا نرمی اور نیکی تو انسان کفار سے بھی کر سکتا ہے اور کرنی چاہیے ہاں جن غلطیوں میں رشتہ دار یا احباب مبتلا ہوں۔ اُن میں انکا ساتھ ہرگز نہیں دینا چاہیے +

دعاؤں میں بڑا اثر ہے اس لیے میں نیچری خیالات کا سخت مخالف ہوں۔ خدا تعالے کی قدرتوں کا انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ جسقدر انسان کا نرم اور گداز دل خدا پر بھروسہ کرنے والا ہوگا اسیقدر دعاؤں پر امید ہوگی بدون اس کے توجہ اور امید نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالی پر توکل اور بھروسہ کرنے میں بڑا فوائد کا سِر ہے۔ خدا تعالے سے جسقدر تعلق کوئی پیدا کرتا ہے اور اس پر جسقدر ایمان کوئی لاتا ہے اسیقدر تاریکی اور مشکلات کے وقت وہ اُن کا کفیل اور وکیل ہو جاتا ہے بڑی بڑی مصیبتوں میں جہاں بچنے کی کوئی امید اور رستگاری کی کوئی صورت نہیں ہوتی وہ بچ نکلتا ہے اور بری ہو جاتا ہے۔ خدا تعالے کا قانون دوست اور دشمن کے ساتھ یکساں نہیں جس قدر کسی کا یقین خدا تعالے پر ہے اُسیقدر وہ راحت و آرام میں ہے۔ درحقیقت مخلص مومن کا خدا ہی الگ ہوتا ہے۔ اور جو لوگ اسباب پرست ہوتے ہیں اُنکا خدا الگ ہوتا ہے۔ جو اپنی طرف سے اسباب کو توڑ کر خدا کی طرف آتے ہیں اُن پر وہ ایک

نرالی تجلی سے ظہور کرتا ہے ✦ یہ یاد رکھو کہ یقین کی قوت جسقدر بڑھتی ہے اُسیقدر استجابت دعا کا دروازہ زیادہ کھلتا جاتا ہے۔ یقین کے ساتھ انسان بڑے بڑے مراحل طے کرتا ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا صدق ہی تھا کہ جس نے آپکو ہر مشکل کے وقت بچایا مخالفوں نے کسقدر منصوبے آپ کے خلاف کیے یہانتک کہ آپکو ہلاک کرنا چاہا۔ اور تعاقب میں غار ثور تک بھی سراغ رساں جا پہونچے۔ مگر خدا تعالے پر جو سچا یقین آپ کو تھا اسی پوشیدہ ہاتھ نے آپ کو وہاں بھی بچالیا۔ حضرت ابوبکر نے کہا بھی کہ ہم ایسے موقع پر ہیں کہ اگر مخالف ذرا بھی نیچے نگاہ کریں تو ہمکو دیکھ لیں۔ مگر آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو خدا تعالے پر کسقدر یقین اور بھروسا تھا۔ حقیقت میں جو اس رنگ کا ایمان خدا پر نہیں لاتا۔ اُسے کوئی مزہ خدا پر ایمان لانے کا نہیں آسکتا ✦ خدا پر کامل یقین خارق عادت امور کی قوت عطا کرتا ہے۔ انبیا سے اسی لیے معجزات صادر ہوتے ہیں اور وہ بھی شدید تکالیف کے وقت جبکہ دنیادار انکی موت اور ہلاکت کی پیشگوئی کرتے ہیں وہ بچکر نکل جاتے ہیں۔ دیکھو ڈگلس کے سامنے جب کلارک کا مقدمہ تھا اُس وقت سب کی یہی رائے تھی کہ اب یہ پکڑا جاویگا مگر میرا خدا مجھے تسلی دے چکا تھا کہ تو عزت کے ساتھ بری ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ نتیجہ ہے خدا تعالے پر کامل یقین اور کامل ایمان کا۔

دشمن کا وجود بھی عجیب چیز ہے اس کے ذریعہ سے بہت سے حقائق اور حکمتیں ظاہر ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنے دشمنی میں حد سے بڑھکر شرارتوں اور ایذا رسانیوں کی فکر اور منصوبے کرتے ہیں اور صادقوں کو تباہ کرنا چاہتے ہیں مگر خدا تعالے کا ہاتھ اسوقت اُن کو نہ صرف بچالیتا بلکہ اُن کی تائید میں فوق العادت نشان ظاہر کرتا ہے۔ پس دشمنوں سے صادق کو کبھی گھبرانا نہیں چاہیے۔ ہاں صبر اور استغفار کثرت سے کرنا چاہیے ✦ جسقدر مخالفت شدت سے ہو اُسی قدر خدا کی نصرت قریب آتی ہے اور وہ اپنی تجلی ظاہر کرتا ہے۔ جب یہ شناخت کرلیا کہ حق کیا ہے؟ پھر اس حق کا اگر کوئی مخالف ہو تو اس مقابل کو قابل رحم سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ اہل حق کا مخالف نہیں بلکہ خدا کو اپنے مقابلہ کے لیے بلاتا ہے اور خدا سے جنگ کرتا ہے۔

خدا تعالے مستعجل نہیں وہ جلدی نہیں پکڑتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسقدر مخالفت کی گئی اور تیرہ برس تک کسقدر گالیاں آپ نے سُنیں اسی طرح پر اب تیرہ سو برس سے اُس سید المعصومین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پر حملے کیے جاتے رہے اب خدا تعالی نے ان سب حملوں کا انتقام لے لیا۔ یہ انسان کی کمزوری ہے جو جلد فیصلہ کرنا چاہتا ہے۔

خدا تعالے نے اس سلسلہ کا نام بھی کشتی رکھا ہے چنانچہ بیعت کے الہام میں اِصْنَعِ الْفُلْكَ ہی فرمایا ہے صاف کہہ سکتا تھا کہ بیعت لیلو۔ مگر یہ الہام بتاتا ہے کہ یہاں بھی نوح کے زمانہ کیطرح کچھ ہونیوالا ہے چنانچہ طاعون کے طوفان نے بتادیا کہ یہ وہی طوفان ہے۔ قصیدہ الہامیہ کے ایک شعر میں بھی ہے

واللہ کہ ہمچو کشتی نوحم زکردگار
بیدولت آنکہ دور بماند زلنگرم

میرے آنے کی اصل غرض اور مقصد یہی ہے کہ توحید۔ اخلاق اور روحانیت کو پھیلاؤں۔

توحید سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالے ہی کو اپنا مطلوب۔ مقصود اور محبوب اور مطاع یقین کرلیا جاوے ✦ موٹی موٹی بُت پرستی اور شرک سے لیکر اسباب پرستی کے شرک اور باریک شرک اپنے نفس کو بھی کچھ سمجھ لینے تک دور کردیا جاوے ✦ جس میں دنیا گرفتار ہے۔

اور اخلاق سے مراد یہ ہے کہ جسقدر قویٰ انسان لیکر آیا ہے انکو اپنے محل اور موقع پر خرچ کیا جاوے یہ نہیں کہ بعض کو بالکل بیکار چھوڑ دیا جاوے اور بعض پر بہت زور دیا جاوے۔ مثلاً اگر کوئی ہاتھ کو بالکل کاٹ دے تو کیا اس سے کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ سچے اور کامل اخلاق یہی ہیں کہ جو جو قوتیں اللہ تعالے نے دے رکھی ہیں انکو اپنے محل پر ایسے طور سے خرچ کیا جاوے کہ جسمیں افراط اور تفریط پیدا نہ ہو۔ افراط یہ ہے کہ مثلاً جسکو قوت شامہ میں افراط ہو تو حدت الحس کی مرض ہو جاوے گی اور پھر اس سے اور امراض شدیدہ پیدا ہو جاتے ہیں تفریط یہ ہے کہ اس کی حس بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ اور اعتدال یہ ہے کہ دونو اپنے اپنے محل اور مقام پر رہیں اور یہی وہ درجہ اور مقام ہے جہاں اخلاق اخلاق کہلاتے ہیں۔ اور اسی کو میں قائم کرنے آیا ہوں۔

روحانیت سے مراد وہ آثار اور علامات ہیں جو خدا تعالے کے ساتھ سچا تعلق پیدا ہونے پر مترتب ہوتے ہیں اور یہ کیفیتیں ہیں جب تک پیدا نہ ہوں انسان سمجھ نہیں سکتا۔ مگر اصل غرض یہی ہیں۔

نئی جماعت کو زبان کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ وہ اپنے حسن بیان سے ان حقائق اور معارف کو جو اپنے امام سے سیکھتی ہے دوسروں کو آگاہ کرسکے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بعض وقت صبح سے لیکر شام تک تبلیغ دینی تھے اگر کوئی شخص ان عقائد کو جو اُسنے سیکھے ہیں بیان کرنے کی قوت اور قدرت نہیں رکھتا تو وہ دوسروں کے سامنے بسا اوقات شرمندہ ہو جاتا ہے۔ اور راستے دبانا پڑتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہر ایک شخص جو اس سلسلہ میں شامل ہے ان باتوں کو جو ضروری ہیں خوب یاد رکھے اور بیان کرنے کی عادت ڈالے۔

---

۱۰ اگست کی شام مرزا اعظم بیگ کے پوتے **مرزا احسن بیگ** نے بیعت کی درخواست کی۔ اسپر حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا۔ بیعت اگلے جمعہ کو کر لینا مگر یہ یاد رکھو کہ بیعت کے بعد تبدیلی کرنی ضروری ہوتی ہے اگر بیعت کے بعد اپنی حالت میں تبدیلی نہ کی جاوے تو پھر یہ استخفاف ہے۔ بیعت بازیچۂ اطفال نہیں ہے۔ درحقیقت وہی بیعت کرتا ہے جسکی پہلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور ایک نئی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ ہر ایک امر میں تبدیلی کرنی پڑتی ہے پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات پیدا ہوتے ہیں جب صحابہ مسلمان ہوتے تو بعض کو ایسے امور پیش آتے تھے کہ احباب رشتہ دار سب سے الگ ہونا پڑتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ ابو جہل کے ساتھ اسلام سے پہلے ملتے تھے بلکہ لکھا ہے کہ ایکمرتبہ ابو جہل نے منصوبہ کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خاتمہ کر دیا جاوے اور کچھ روپیہ بھی بطور انعام مقرر کیا حضرت عمر اس کام کے لیے منتخب ہوئے چنانچہ انھوں نے اپنی تلوار کو تیز کیا اور موقع کی تلاش میں رہے آخر حضرت عمر کو پتہ ملا کہ آدھی رات کو آپ کعبہ میں آکر نماز پڑھتے ہیں چنانچہ یہ کعبہ میں آکر چھپ رہے اور انھوں نے سنا کہ جنگل کیطرف سے لا الٰہ الا اللہ کی آواز آتی ہے اور وہ آواز قریب آتی گئی یہاں تک کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ میں آداخل ہوئے اور آپ نے نماز پڑھی۔ حضرت عمر کہتے ہیں کہ آپ نے سجدہ میں اسقدر مناجات کی کہ مجھے تلوار چلانیکی جرأت ہی نہ رہی چنانچہ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ آگے چلے پیچھے پیچھے میں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے پاؤں کی آہٹ معلوم ہوئی اور آپ نے پوچھا کون ہے میں نے کہا کہ عمر اسپر آپ نے فرمایا اے عمر نہ تو دن کو میرا پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول سے حضرت عمر کہتے ہیں کہ مینے محسوس کیا کہ اب آپ بد دعا کرینگے۔ بس مینے کہا کہ حضرت آج کے بعد آپ کو ایذا نہ دوں گا۔ عربوں میں چونکہ وعدہ کا لحاظ بہت بڑا ہوتا تھا اس لیے آنحضرت نے یقین کر لیا۔ مگر دراصل حضرت عمر کا وقت آپہنچا تھا۔ آنحضرت کے دل میں گذرا کہ اسکو خدا ضائع نہیں کریگا چنانچہ آخر حضرت عمر مسلمان ہوئے اور پھر وہ دوستیاں وہ تعلقات جو ابو جہل اور دوسرے مخالفوں سے تھے یک لخت ٹوٹ گئے۔ اور انکی جگہ ایک نئی اخوت قائم ہوئی حضرت ابو بکر اور دوسرے صحابہ ملے۔ اور پھر ان پہلے تعلقات کیطرف کبھی خیال تک نہ آیا۔

غرض اس سلسلہ میں جو ابتلاؤں کا سلسلہ ہوتا ہے بہت سی ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں اور بہت سی موتوں کو قبول کرنا پڑتا ہے۔ ہم قبول کرتے ہیں کہ ان انسانوں میں جو اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان میں بعض بزدل بھی ہوتے ہیں شجاع بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسے بزدل ہوتے ہیں کہ صرف قوم کی کثرت کو دیکھکر ہی الگ ہو جاتے ہیں۔ انسان بات کو تو پورا کر لیتا ہے مگر ابتلا کے سامنے ٹھہرنا مشکل ہے خداوند تعالے فرماتا ہے اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْا اَنْ یَّقُوْلُوْا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ یعنی کیا لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ ایمان لائیں اور امتحان نہ ہو غرض امتحان ضروری شئے ہے اس سلسلہ میں جو داخل ہوتا ہے وہ ابتلا سے خالی نہیں رہ سکتا۔ ہمارے بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ وہ ایکطرف ہیں اور باپ الگ۔

---

۱۹ کی شام منقی کا منہ تو ایسے بند ہوتا ہے جیسے منہ میں روڑے ڈالے ہوئے ہوں۔ منقی کبھی کفر کا دائرہ وسیع کرنا نہیں چاہتا بلکہ وہ ایمان کا دائرہ وسیع کرنا چاہتا ہے۔ ان مخالف مولویوں کی نسبت میرا یہ عقیدہ تھا کہ انمیں صفائی نہیں ہے اور ملونی سے غرض بھرے ہوئے ہیں مگر یہ میرے وہم و خیال میں بھی نہیں تھا کہ ان سے یہ کمینہ پن ظاہر ہوگا جو انھوں نے اب میری مخالفت میں ظاہر کیا ہے۔

چونکہ عمر گذرتی جاتی ہے جیسے برف ڈھلتی ہے اس لیے ہر روز یہ خیال آتا ہے کہ کوئی آدمی ایسا ہو جو ان کے پاس جاوے اور انکو فیصلہ کی راہ پر لاوے۔ اور بتاوے کہ ایک وہ وقت تھا کہ اللہ تعالیٰ میری دعا کی نقل فرماتا ہے رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا اور رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی وہ زمانہ کہاں کہ دو آدمی ثابت کرنے مشکل ہیں اور یا اب یہ زمانہ ہے کہ فوجیں کی فوجیں آرہی ہیں۔ قبل از وقت جیسا کہا تھا وہ کر دیا اور کر رہا ہے۔ اور لوگوں کی نظروں میں عجیب اگر کوئی سمجھنے والا ہو تو اسے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا نے اپنی سنت قدیمہ کے موافق کیا اور جس طرح رسل آتے ہیں وہ اسی طرح پہچانے جاتے ہیں مجھے انھیں آثار اور نشانات کے ساتھ شناخت کرو۔ جو خدا کیطرف سے آتے ہیں وہ خدا کی محکم ہدایات کے خلاف نہیں کرتے۔ ایسا نہیں کہ حرام کو حلال یا حلال کو حرام کر دیں دوسرے وہ ایسے وقت میں آتے ہیں کہ وہ ضرورت کا وقت ہوتا ہے تیسرے یہ کہ تائید الٰہی کے بدون نہیں ہوتے۔ صریح نظر آتا ہے کہ خدا تائید کرتا ہے۔ جہانتک میں خیال کرتا ہوں سچائی کے تین ہی راہ ہیں اول نصوص قرآنیہ و حدیثیہ دوسرے عقل تیسرے خدا تعالیٰ کی تائیدات۔ ان تینوں ذریعوں کو جو چاہو ہم سے ثبوت لے۔ مگر انسان بنکر۔ مسفلہ پن کیطرح ہم سبکو دعوت دیتے ہیں خواہ سو روپیہ روز خرچ ہو جاوے اگر آدمیت سے پوچھیں سب تیار بیٹھے ہیں نہ کتابیں پڑھ نہ غور ہے نہ فکر ہے۔ سفلہ لوگوں کی طرح یکدم سے بیہودہ کام کرتے ہیں یہ طریق تو تقویٰ کے خلاف ہو اگر کوئی انسان ایسا ہو جو ان پر رعب ڈالسکتا ہو وہ انہیں جاکر سمجھائے۔ دنیا دار لوگ اگر انکو کہیں تو ان سے ڈرتے ہیں۔ خدا کرے کہ کوئی ایسا دنیا دار ہو جسکو اسطرف توجہ ہو اور انکو سمجھائے